Registered with the Registrar of Newspapers for India at No. R.N. 61/57.

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے. الحمد للہ۔ احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید ونصرت سے نوازتا رہے آمین.

قادیان ۹ نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے الحمد للہ۔

★ — رمضان شریف میں رات کو ہر دو مرکزی مساجد میں نماز تراویح اور بعد نماز فجر درس الحدیث اور بعد نماز ظہر درس القرآن کا سلسلہ بدستور جاری ہے. ہفتہ زیر اشاعت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے سورت مریم سے شروع کرکے ۱۹ ویں روزہ کو سورت العنکبوت ختم کرکے اپنے حصہ کا درس مکمل کر لیا. بعدہٗ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کا درس سورۃ الروم سے شروع ہو رہا ہے۔

★ — رمضان کے آخری عشرہ میں سنت نبوی کی اقتداء میں ۱۵ مقامی احباب ہر دو مرکزی مساجد میں معتکف ہوئے ہیں.

Regd No P 61

بحرام کوھت توزد یک رسید
دپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ہفت روزہ
بدر قادیان

جلد ۲۰
شمارہ ۵۱

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ | ۱۱ نبوت ۱۳۵۰ ہجری شمسی | ۱۱ نومبر ۱۹۷۱ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما دیا

تحریک جدید کا کام بنیادی اہمیت رکھتا ہے اس کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز ارشاد اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ لبیک

ربوہ ۲۹ اخاء۔ بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما دیا۔ اور مخلصین جماعت سے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ وہ تحریک جدید کے کام کی بنیادی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو بہرحال پورا کریں گے......

حضور نے فرمایا: "میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر آج تحریک جدید کے دفتر اول کے اڑتیسویں (۳۸)، دفتر دوم کے اٹھائیسویں (۲۸) اور دفتر سوم کے ساتویں (۷) سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اور احباب جماعت سے یہ امید اور توقع رکھتا ہوں کہ وہ گزشتہ سال اس چندہ میں جو کمی رہ گئی ہے اُسے.... پورا کر دیں گے......"

وکالت مال قادیان نے بتایا کہ احباب بیرون متوقع اعلان کے باعث وعدے بھجوا رہے تھے اور احباب قادیان بھی والہانہ لبیک کہہ رہے ہیں. پچھتر ہزار روپے کا میزانیہ ہے. قریباً ساڑھے چھبیس ہزار روپے کے وعدے موصول ہو چکے ہیں. بعض بیرونی جماعتوں کو بذریعہ تار اس اعلان کی اطلاع دے دی گئی ہے.

احباب جماعت کو چاہیئے کہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اس مبارک تحریک کی بنیاد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغ اسلام کے لئے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی تھی۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو بڑھ چڑھ کر اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دے آمین۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والو!

از حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد قربانی کے لئے کوشش بر صدا رہتے ہیں۔ اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز سنتے ہی ہر قربانی کے لئے لبیک کہتے ہیں۔ ایک دوست کو تحریک جدید کے سال نو کے آغاز سے پہلے ہی میری طرف سے ایک خطیر رقم کی ادائیگی کی تحریک کی گئی تھی۔ انہوں نے نہ صرف یہ رقم فوراً ادا کر دی بلکہ اسے مخفی رکھنے کی بھی بار بار تاکید کی۔ اسی طرح قادیان میں متعدد احباب نے فوری طور پر ادائیگی کی ہے۔ جماعت یادگیر کے چھ ہزار پچاس روپے کے وعدے بذریعہ برقیہ موصول ہوئے ہیں۔

سال نو تحریک جدید کا اعلان احباب تک پہنچنے پر امید ہے کہ احباب جلد زیادہ سے زیادہ ادائیگی فرمائیں گے۔ اور جو صرف وعدے لکھوا رہے ہوں وہ زیادہ سے زیادہ وعدے لکھوائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو حقیقی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنی جناب میں قبول فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے اسّی ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۰ ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء رکھی گئی ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقررہ تاریخوں میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کرکے اس مقدس اور روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ر نبوت ۱۳۵۰ ہش

قادیان میں ہمارا جلسہ سالانہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال بھی قادیان میں ہمارا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوگا۔ جب یہ پرچہ احباب تک پہنچے گا تو جلسہ میں صرف ایک ماہ باقی رہ جائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ شرکت کرنے والے دوست اس کی تیاری کے لئے عجلت سے کام لیں۔ جس بھائی نے کرایہ کا بندوبست کرنا ہے وہ بھی اس کا فکر کرے اور جس نے اپنے کاروبار اور دوسرے ضروری اُمور کو سمیٹنا ہے وہ بھی اس کے مطابق تیار ہو جائے۔ آپ خود بھی اس بابرکت جلسہ میں شریک ہوں اور اپنے ہمراہ زیادہ سے زیادہ دیگر احباب کو بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تیار کریں۔

آج سے ۷۹ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بابرکت جلسہ میں احباب جماعت کو شرکت کی تحریک فرماتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اس جلسہ کی بنیاد خدا تعالیٰ کے اذن اور اس کے حکم سے رکھی گئی۔ اور آج جبکہ اس جلسہ کے ہر سال مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہوتے اسّی سال کا طویل عرصہ گزرتا ہے۔ اس کی عظیم برکات کا تجربہ ہر اس شخص کو ذاتی طور پر ہو چکا ہے جو حسنِ نیت کے ساتھ شریکِ جلسہ ہوا۔ جن دوستوں کو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت قریباً ہر سال ہی مرکزِ سلسلہ میں حاضر ہو کر شریکِ جلسہ ہونے کی سعادت حاصل ہوتی ہے وہ اس حقیقت کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں کہ ان کا یہ سفر کئی پہلوؤں سے اپنے لئے اور اپنے اعزہ و اقرباء کے لئے بے شمار روحانی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ یہ کوئی ایک آدھ سال کا تجربہ نہیں بلکہ جیسا کہ اُوپر بیان ہوا، اس پر اسّی سال کا وقت گزرتا ہے۔ اور اس عرصہ میں احمدیت کی کم و بیش تین نسلیں اس کا عملی اور ذاتی تجربہ کر چکی ہیں۔

جلسہ سالانہ میں مرکزِ سلسلہ کے مقدس مقامات کی زیارت، بزرگانِ جماعت کی نیک صحبت، روحانی مجالس میں شرکت، اجتماعی اور انفرادی دُعاؤں میں شمولیت کے بعد جب وہ اپنے وطنوں کو واپس لوٹتے ہیں تو اُن کے ایمان پہلے سے کہیں زیادہ بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اُن کی رُوحیں زیادہ مصیقل ہو کر رُوحانیت میں ذاتی اصلاح کی بیش قیمت دولت حاصل کر چکی ہوتی ہیں۔ اور سب دوست اپنے اندر خدمت و اشاعتِ دین کا نیا جوش اور خاص ولولہ لے کر یہاں سے رخصت ہوتے ہیں۔ بظاہر حالات تو وہ گنتی کے دن اس مقدس مقام میں قیام کر کے جاتے ہیں۔ لیکن ایک عرصہ تک اس روح پرور ماحول کی یاد اُن کے دلوں میں تازہ رہتی ہے۔ جو اُنہیں ہر دم رُوحانی پرواز میں تیز رفتاری بخشتی اور انقطاع الی اللہ کے جذبہ کو تقویت پہنچاتی رہتی ہے۔ پس اپنے فوائدِ عجیبہ روحانیہ کے حصول کے لئے کون احمدی ہے جس کے دِل میں شدید خواہش اور پھر اس کو پُورا کرنے کی آرزو پیدا نہ ہو۔ اس لئے اِس خواہش و آرزو کو پُورا کرنے کے لئے عملی اقدام کیلئے ابھی سے تیاری کر لیں۔

دیارِ محبوب میں آنا خود ایک بڑی سعادت ہے۔ ان جگہوں اور راستوں کو دیکھنا جن میں خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام سالہا سال چلتا رہا۔ اور پھر اس مقدس مقام میں اس محبوب بندۂ الٰہی کا مزار بھی ہے۔ جہاں ہندوستانی احبابِ جماعت کے لئے بدلے ہوئے حالات کے پیشِ نظر دعا کرنے کی خصوصی سہولت حاصل ہے۔ آج دنیا کے بہت سے ایسے علاقے ہیں جن کو حالات کی مجبوری کے سبب اس مقدس مقام تک سفر کرنے کی سہولت نہیں۔ ان کے دل تڑپتے ہیں۔ اس کی زیارت کے لئے ان کی روحیں بے قرار ہیں کہ وہ اس مبارک جگہ میں حاضر ہو کر دعا کر سکیں۔ مگر مجبور ہیں۔ ہندوستانی احبابِ جماعت کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اس مبارک مقام کے دروازے اُن کے لئے کھلے ہیں۔ وہ آئیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں۔ اپنے اہل و عیال کو بھی لائیں۔ تا وہ بھی اس کی برکات سے مستفید ہوں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان آنے کی توفیق پانا خدا کا فضل ہے اور اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے مخلصین کا عزم اور اس کے مناسب حال تیاری ہے جس کے لئے ابھی کافی وقت ہے۔ خدا تعالیٰ احباب کو اس وقت سے پُورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور اُن کے لئے یہ بابرکت سفر آسان کر دے۔

قادیان چھوٹی گمنام بستی تھی۔ مگر آج دُنیا کے کونہ کونہ میں لوگ اس مبارک بستی کو جانتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے اپنے مامور اور مرسل کے ذریعہ بابرکت بنا دیا۔ اس کی برکات کسی پر بند نہیں۔ اور نہ کبھی ختم ہونے والی ہیں۔ البتہ اُس کو میسّر آتی ہیں جو اُن کے مناسب حال سعی اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ ان برکات کی معرفت رکھنے والے احمدی مال اور وقت کی قربانیاں کر کے اپنی ضروریات کو ملتوی کر کے بھی ایامِ جلسہ میں ضرور حاضر ہو جاتے ہیں۔ ان کا یہ فعل بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ خود اُن کے لئے بھی اور ان کے جملہ لواحقین کے لئے بھی۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کو اپنی زندگی میں ایسا موقع میسّر آئے اور پھر اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے، تو کوئی گارنٹی نہیں کہ آئندہ سال آنے والے اجتماع تک اسے زندگی نصیب ہوتی ہے یا پھر نامعلوم آئندہ اُسے اور بھی زیادہ مشکلات کا سامنا ہو۔ اس لئے احبابِ جماعت کو پُوری کوشش کر کے اس بابرکت جلسہ میں شریک ہونا چاہیئے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بابرکت جلسہ میں خود حاضر ہونے اور اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو لانے کے فوائد کا تذکرہ فرماتے ہوئے ایک خطبہ میں فرمایا:-

"ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان پہونچنا ممکن ہے اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسایوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ مَیں نے دیکھا ہے جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آجاتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے۔ اور گو ان بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے ابھی واقفیت نہیں مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں کہ ابّا ہمیں قادیان کی سیر کے لئے لے چلو۔ اس طرح بچپن میں ہی ان کے قلوب میں احمدیت گھر کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور آخر بڑے ہو کر وہ اپنی جماعت کا شاندار نمونہ پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔

پھر بچوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع ان پر بڑا اثر کرتا ہے۔ بچہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متأثر ہوتا ہے۔ پس جلسہ سالانہ پر آ کر وہ نہ صرف ایک مذہبی مظاہرہ دیکھتا ہے بلکہ اپنی طبیعت کی جدّت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلّی پاتا ہے۔ اور یہ اجتماع اُن کے لئے ایک دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے۔ غرض جو باپ جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنی اولاد کے دِل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ان کے بچّے کا اصرار بچّے کو جلسہ پر لانے کا محرک ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد دوسرا قدم وہ اٹھتا ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا۔

پس ان ایّام میں قادیان آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم ہے"۔

(الفضل ۱۸ر دسمبر ۱۹۳۷ء)

اس لئے احبابِ جماعت خود بھی بکثرت جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ اور اپنے بچّوں کو بھی ساتھ لائیں تا وہ تمام فوائد انہیں بھی حاصل ہوں جن کا ذکر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بابرکت جلسہ کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں فرمایا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ خطبہ میں اشارہ کیا گیا۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

درخواستِ دُعا

خاکسار یونیورسٹی فرسٹ پوزیشن۔ ڈیپارٹمنٹ فرسٹ پوزیشن کے لئے مقابلہ کر رہا ہے یہ امتحان ماہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے۔ جملہ احباب و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں امتحان میں کامیابی اور ہر دو پوزیشن کے حاصل کرنے میں کامیابی کیلئے دعاؤں کا خواستگار ہے۔ ماسٹر آف انجینئرنگ کا یہ امتحان پاس کرنے کے بعد مزید پڑھائی کے لئے امریکہ یا کینیڈا میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے خط و کتابت چل رہی ہے احباب اور بزرگانِ دین اس میں بھی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار: محمد ساجد قریشی شاہجہانپوری۔ یونیورسٹی آف روڑکی۔ روڑکی۔

خطبہ جمعہ

ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کریں

خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں اور جس قدر عبادت فرض قرار دی ہے اُسے بجا لانا ہمارے لئے ضروری ہے

اپنی طرف سے عبادت میں شدت پیدا کرو نہ اس سے بچنے کے بہانے ڈھونڈو بلکہ وہی کرو جس کا خدا نے حکم دیا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ اخاء ۱۳۵۰ ہش / ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم محمد یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے

سورۃ فاتحہ کے ساتھ حضور نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔
(البقرۃ آیت ۱۸۷)

اس کے بعد فرمایا:۔

ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

لوگوں کا ایک گروہ تو ایسا بھی پیدا ہوتا رہا ہے جو یہ سمجھتے رہے ہیں کہ فرض عبادت یا وہ نوافل جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے نفس سے تجویز کر کے بہت سی ریاضتیں بنائیں اور خود کو اپنے تجویز کردہ مجاہدہ شدیدہ میں ڈالا۔ حالانکہ

حقیقی اسلام کی روح

اسے تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ اگر ہم اسے تسلیم کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو علم (نعوذ باللہ) ہمارے رب کو نہیں تھا وہ ان لوگوں کو حاصل تھا۔ یہ بات بالبداہت غلط ہے اپنے نفس سے مجاہدات اور ریاضتوں کو تجویز کرنا درست نہیں ہے۔ ہماری روحانی ترقی کے لئے اور ہمارے روحانی قویٰ کی صحت کے قیام اور ان کی نشو ونما کے لئے جو بھی ضروری تھا وہ سب قرآن کریم میں موجود ہے اور اس سے زیادہ کسی چیز کی ہمیں ضرورت نہیں اسلئے ایسے سب خیالات جو ایسی ریاضتوں پر منتج ہوتے ہیں اور انسان کو ایسے مجاہدہ شدیدہ میں ڈالتے ہیں جن کا علم ہمیں قرآن کریم سے نہیں ملتا، بالکل ادر فاسد ہیں۔

انہی لوگوں میں سے ملتا جلتا رہا اسی گروہ کا حصہ کہنا چاہیئے ایک گروہ وہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے زور سے اپنے رب کو راضی کرنے پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو رخصتیں اور رعایتیں دی ہیں اُن سے فائدہ نہیں اُٹھانا چاہیئے۔ مثلاً ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، وہ ایسی بیماری میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں یا ایسی عمر جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، وہ ایسی عمر کے بچوں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں۔ ہر عبادت کے لئے ایک

بلوغت کا وقت

ہے۔ جب تک انسان اس بلوغت کی عمر کو نہ پہنچے اس پر وہ عبادت فرض نہیں ہوتی۔ لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو کہا ہے کہ اس عمر میں روزے نہ رکھو اور نہ رکھواؤ۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف خود یا اپنے بچوں سے ایسی عبادتیں کروائیں گے کہ جن سے ہم نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کریں گے یہ فاسد خیال ہے۔ ایسا بیمار جس کے لئے روزہ رکھنا دائمی چھوڑنے یا بھوکا رہنے کے نتیجہ میں مضر ہوا اور ہلاکت کا باعث ہو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار فرمایا ہے کہ دین العجائز اختیار کرو۔ ہمارا رب انکسار اور تواضع سے خوش ہوتا ہے۔ ہم اسے اپنے عمل سے خوش نہیں کر سکتے۔ احادیث میں بڑی وضاحت سے یہ کہا گیا ہے کہ ہر نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اس وقت تک یہ عبادتیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔

پس ہم عبادت سے اپنے رب کو راضی نہیں کر سکتے۔ ہم اس عبادت سے اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں جو مقبول ہو جاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے ناچیز بندے کا تحفہ سمجھ کر قبول فرما لے۔

غرض ایک تو یہ گروہ ہے جو سمجھتا ہے کہ عبادات جس رنگ میں اور جس طور پر اور جس قدر اور جس مقدار میں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں یا جن کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سنت قرار دیا ہے۔ وہ ہمارے لئے کافی نہیں۔ اگر ہم صرف ان عبادتوں پر اکتفا کریں گے تو ہمیں روحانی ترقی حاصل نہ ہوگی اور ہمارے روحانی قویٰ پوری نشو ونما اپنے ارتقاء کو نہیں پہنچیں گے۔ یہ غلط خیالات ہیں۔

اور ایک وہ گروہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی چالاکی سے اپنے رب کو خوش کر سکتا ہے۔ مثلاً بیماری ایسی نہیں کہ جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو لیکن ایک ایسا آدمی جو بہانہ جو ہے وہ اس قسم کی بیماری میں روزہ چھوڑ دیتا ہے۔ وہ بھی ایک مسئلہ خود تراشتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اتنی بیماری روزہ چھوڑنے کے لئے کافی ہے۔ یہ طریق غلط ہے طبیعت میں بہانے کی جستجو نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ نیت یہ ہونی چاہیئے۔ خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں اور جس قدر عبادت ہمارے لئے فرض قرار دی ہے یا جو ہمارے لئے سنت بنائی گئی ہے۔ ہم اتنی ہی عبادت کریں گے مگر بشاشت اور خوشی سے کریں گے اور اس نیت سے کریں گے کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی آدمی یہ سمجھتا ہے کہ بہانے جس طرح انسان کے سامنے چل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی چل سکتے ہیں تو وہ احمق بھی ہے اور ظالم بھی ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کو بھی ستا نہیں وہ اس کے عرفان سے دور ہے۔ پس

بہانہ جو طبیعت

نہیں ہونی چاہیئے۔ کسی آدمی کا یہ سمجھنا کہ جسمانی لذت یا یہ سمجھنا کہ جسمانی صحت کو زور دہ بھی ایک غلط نظریہ کے ماتحت ہم روحانی لذتوں اور روحانی صحت پر قربان کر دیں گے اور اس میں ہماری بہتری ہے تو یہ غلط بات ہے یہ سراسر حماقت ہے اور یہ سمجھ لینا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے بہانے چلتے ہیں اس سے زیادہ حماقت کی بات تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔

پس وہ لوگ جو روزہ چھوڑنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں انہیں اپنی اس عادت کو دور کرنا چاہیئے۔ اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو مجاہدہ شدیدہ میں ڈالتے ہیں اور ایسی ریاضتیں کرتے ہیں جو اسلام نے نہیں بتائیں انہیں بھی اپنی یہ عادت چھوڑنی چاہیئے۔

ایک تیسرا گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو موجودہ زمانہ کے فلسفہ سے متاثر ہے کہ جو عبادتیں قائم کی گئی ہیں اُن میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو نعوذ باللہ اس زمانے کے حالات کا علم نہیں تھا۔ اس واسطے اس نے یہ قانون بنا دیا ہے اب زمانہ بدل گیا ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ اب ان عبادتوں میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ لیکن ایسا خیال (ایسے خیال کئی ایک ہوا میں پائے جاتے ہیں) اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ تبدیلی کی ضرورت ہے بلکہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لوگ روحانیت سے محروم ہیں اور جس کو حد کی الجھن غیر ریاضتیں، یہ اس کے متعلق اصلاحی تجاویز کے نام سے تخریب اور برتری پیش کر دیتے ہیں۔ یہ کھلی کھلی غلط بات ہے۔ جیسے مثلاً المجذوب خدا نے ہماری جسمانی اور روحانی صحت اور روحانی نشو ونما کے لئے جو تعلیم دی ہے

ہم پر فرض قرار دی ہیں۔ تو وہی ہمارے جسموں کے لئے بھی اور ہماری روح کے لئے بھی بہتر ہیں۔ نہ سالوں روزے رکھنا جائز اور نہ رمضان کے مہینے میں جائز عذر کے بغیر روزہ چھوڑنا درست اور پسندیدہ اور نہ کسی ترمیم کی ضرورت ہے۔ ہمیں۔

دین العجائز اختیار کرنا چاہیئے

جو خدا نے فرمایا ہے وہ ہم کریں گے جس کو وہ پسند فرماتا ہے اسی میں ہماری رضا ہے روزہ چھوڑنے کے لئے بہانے تلاش نہیں کریں گے اور جب روزہ چھوڑنے کا حکم ہو تو اس وہم میں مبتلا نہیں ہوں گے کہ ہم اپنی عبادت یا کوشش یا مجاہدے کے ذریعے اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں ہم اس طرح رب کو راضی نہیں کر سکتے جو عبادت قبول ہو گی۔ جو تحفہ لیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ نکلے گا۔ اس کے نتیجہ میں ہمیں رضائے الٰہی حاصل ہو گی۔ اس کے بغیر تو رسمی عبادت کے ذریعے رضائے الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی۔

رمضان کی عبادت محض بھوکا رہنے کا نام نہیں حدیثوں میں اس کے متعلق

بڑی تفصیل سے

بیان ہوا ہے میں نے بھی پچھلے سالوں میں اپنے بعض خطبات میں تفصیل سے بتایا تھا کہ روزہ کا مطلب محض بھوکا رہنا نہیں بلکہ رمضان کی عبادت دراصل بہت سی عبادات کا مجموعہ ہے۔ اس میں ایک نمایاں چیز جو ہمیں نظر آتی ہے وہ جسمانی ضرورتوں سے انقطاع کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس میں محو ہونے کی کوشش کرنا ہے۔ ہمارے کھانے پینے کے اوقات بھی ۲۴ گھنٹے کا کچھ حصہ بے جاتے ہیں۔ لیکن اگر صحیح طور پر روزے کا استعمال ہو اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض لوگ تو رمضان میں شاید موٹے ہو جاتے ہیں۔ صبح و شام خوب پراٹھے کھاتے ہیں اور اس وہم میں کہ کہیں کمزور نہ ہو جائیں عام غذا کی نسبت رمضان میں زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں ان کی یہ بات غلط ہے لیکن وہ لوگ جو روح رمضان کو سمجھتے اور اس کے مطابق اپنی جسمانی ضرورتوں کو پیچھے ڈال کر روحانی ضرورتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے روحانی قویٰ کو تیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ایک اصلاح ہے کہ تنویر قلب ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی قویٰ تیز ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ آیت جو میں نے شروع میں رمضان کے متعلق پڑھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی وجہ سے ... میں فرماتا ہے کہ اِذَا سَاَلَكَ

عِبَادِیْ عَنِّیْ۔ یعنی روحانی قویٰ کی تیزی کے بعد پہلا سوال ہی یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذہب کا یہ دعویٰ ہے کہ مذہبی احکام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک پختہ اور زندہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو رمضان کی عبادتوں کے نتیجہ میں انسانی ذہن یہ کہے گا کہ رب کو کیسے پایا جا سکتا ہے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہارے روحانی قویٰ تیز ہو گئے تو تمہیں نظر آ جائے گا کہ میں تمہارے بالکل قریب ہوں۔ مگر جو شخص خدا تعالیٰ کو بھول گیا ہے اور اس کے روحانی قویٰ میں نشو و نما نہیں ہوئی۔ اسے بیماری ہے یا وہ صحت مند نہیں ہے اس کی روح کسی دوسری طرف متوجہ ہے ایسے شخص کو تو نظر نہیں آتا لیکن جس کو نظر آئے یا جسے اللہ تعالیٰ کا عرفان اور معرفت حاصل ہو جائے وہ تو اپنے رب کو اتنا قریب پاتا ہے کہ دراصل ہی اس سے زیادہ قریب وہ کسی اور چیز کو محسوس نہیں کرتا۔ اسے یہ نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ربوبیت باری کے بغیر وہ زندہ ہی نہیں رہ سکتا، صحت کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا، اپنے قویٰ کو نشو و نما نہیں دے سکتا۔ اسے رب کی ربوبیت کی ضرورت ہے اور ربوبیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ حی بھی ہے اور قیوم بھی ہے کوئی وجود ظہور پذیر نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ کسی زندگی کو استقرار حاصل نہیں رہ سکتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی مرضی نہ ہو۔

پس اسے نظر آتا ہے کہ

حیات کا سرچشمہ

اور قائم رہنے کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہ یہ نہیں سوچتا کہ میرا سانس میری زندگی کا سانس ہے بلکہ اسے نظر آ رہا ہے کہ میرا وہ سانس میری زندگی کا سانس ہے جو میرے خالق خدا نے چاہا ہے کہ وہ میری زندگی کا سانس ہے وہ دیکھ رہا ہے کہ غذا جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کے حکم کے بغیر ہمارے جسموں کو صحت اور تروتازگی نہیں بخشتی اور طاقت نہیں دیتی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔ اس کے سامنے روزمرہ یہ نظارے آتے ہیں کہ کھانا کسی آدمی کی موت کا موجب بن گیا یا پانی جس کو آب حیات کہا جاتا ہے یعنی وہ ہمارے لئے زندگی کا پانی ہے اور روٹی سے بھی زیادہ ضروری ہے وہ کسی انسان کی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر جانتے ہیں۔ اطباء جانتے ہیں۔ اطباء جانتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان کو پانی پینے سے اس قسم کا قولنج پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ماہ رمضان

کی عبادت خالص طور پر ایسی ہے کہ اس سے روحانی قویٰ میں تیزی پیدا ہوتی ہے تنویر قلب پیدا ہوتا ہے اس کے بعد انسان کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرا رب مجھے کیسے مل سکتا ہے۔ یعنی یہ خیال تبھی پیدا ہو گا۔ جب اس نے صحیح سمت کو قدم اٹھا لیا۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہارے قریب ہوں۔ کیا تم میری قدرتوں کو نہیں دیکھتے میں تمہاری ہر احتیاج پوری کرتا ہوں۔ تمہارا سانس لینا، تمہاری بینائی تمہاری شنوائی یہ سب میرے حکم اور میری اجازت سے قائم ہیں۔ میری منشیٰ ضرورت ہے تمہاری آنکھ ... ناک، کان، دل اور دل کی صحیح حرکت سب میرے حکم میں بندھے ہوئے ہیں۔ ویسے ہمارا دل بھی حرکت کر رہا ہوتا ہے۔ مگر ایسے بیمار لوگوں سے ڈاکٹر کہتے ہیں میز دوڑے تو مر جاؤ گے۔ ہمارے ملک میں بعض لوگ اس قسم کے مرے ہوئے زندہ جانور جن کے اندر کوئی جان نہیں ہوتی ذبح کر کے انسانوں کو کھلا دیتے ہیں۔

دہلی کی بات ہے ایک دفعہ میں لاہور جا رہا تھا۔ راستے میں ایک بہت سارا ایجڈ کوئی بیس سو گا تھے بھینسوں کا ذبح خانے کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ نہ ذبح خانے کا اندازہ اس بات سے ہوتا تھا کہ ان کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں اور وہ تھکے ... ہیں وہ نیم مردہ نظر آ رہے۔ تو میں خود موٹر کار چلا رہا تھا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی کہ عیب میں نے ہارن دیا تو ایک بیل جو ذرا زیادہ ہی کمزور تھا وہ ہارن سن کر دوڑ پڑا۔ اور اس نے کوئی ۳۰ قدم لئے ہوں گے کہ اس کے دل کی حرکت بند ہو گئی اور وہ وہیں مر گیا۔ اگر اس وقت میری موٹر کار کا ہارن نہ بجتا اور وہ نہ دوڑتا تو اگلے دن صبح کئی لوگوں کے دستر خوان پر اس کا گوشت کھایا جا رہا ہوتا۔

بہرحال دل حرکت کر رہا ہوتا ہے لیکن وہ صحت مند نہیں۔ ہمارے اطباء کے پاس بعض دفعہ ایسے بیمار بھی آتے ہیں جن کو وہم ہوتا ہے کہ بخارات سر کو چڑھتے ہیں حالانکہ دماغ کی طرف بخارات جانے کا تو جسم کے اندر کوئی رستہ ہی نہیں بنا ہوا۔ لیکن ایک معنی سے یہ درست بھی ہے۔ اور یہ محاورہ اس معنی میں صحیح بھی ہے کہ جس وقت معدہ خراب ہو اور دل خراب ہو تو دل کے اوپر اثر پڑتا ہے۔ اس کو پوری طرح تنفس کا جگر نہیں ملتا۔ پھر اعصاب پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور پریشانی بھی ہوتی ہے اور آدمی کو احساس یہ ہوتا ہے کہ میرے دماغ پر اس کا اثر ہے۔

پس ماہ رمضان اور اس کی عبادتوں کا انسان کو ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اس کے روحانی

قویٰ تیز ہوتے ہیں اور اپنے

رب کے متعلق ایک جستجو

پیدا ہوتی ہے اور یہ انسان کے لئے بڑی ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے رب کی صفات کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے یہاں تک کہ اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا رب اس کے کتنا قریب ہے۔ وہ دور نہیں کہ جس سے ہم بھاگ سکتے ہوں۔ وہ دور نہیں کہ جس کے بغیر ہم زندگی گزار سکتے ہوں۔ وہ دور نہیں کہ جس کی توجہ کے بغیر ہم اپنی ضرورتیں اور احتیاجیں پوری کر سکتے ہوں۔ پس انسان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ میرے بالکل قریب ہے یہ کام کے لئے حق کہ ایک آنکھ جھپکنے کے لئے مجھے اس کی ضرورت ہے۔ آپ یہ سے اکثر مجھے ہنستے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ کسی کا سر ہل رہا ہے کسی کی آنکھ ہل رہی ہے کسی کا ... طرح ہل رہا ہے۔ اس حرکت کے لئے بھی رب کی ضرورت ہے ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو یہ ساری حرکت زندگی اور زندگی کے آثار ختم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا جس وقت تم مجھے پہچاننے لگو تو تمہیں چاہیئے کہ اعلیٰ طرف مائل ہو جاؤ۔ ... اسمی اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے بغیر

حقیقی دعا

ممکن ہی نہیں۔ وہ دعا ہوتی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

از دعا کن چارۂ آزار انکار دعا

ایک دعا تو یہ ہے کہ تحریک کی دعا ہے۔ یہ دعا ہی ہے لیکن ایک وہ دعا ہے کہ جس میں آدمی بے تاب ہو کر خدا تعالیٰ کے قدموں پہ گر جاتا ہے۔ اور کہتا ہے مجھے یہ فضل بخش۔ وہ تو الٰہی صفات کی معرفت کے بعد ہی ہو سکتی ہے یعنی وہ اسی وقت ہو سکتی ہے جب انسان کو یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ قریب ہے جہاں تک موسم کی حفاظت کا تعلق ہے اپنے گھر سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک بعض دوسری ضرورتوں کا اور زینت کا سوال ہے۔ ہمارے لباس سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک دوران خون جس پر زندگی کا انحصار ہے کا تعلق ہے وہ شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ ہر پہلو اور ہر جہت سے۔ ہر غیر کی نسبت وہ ہم سے زیادہ قریب ہے کیونکہ "اِنِّیْ قَرِیْبٌ" کا یہ مطلب نہیں کہ بعض جہات سے اللہ تعالیٰ قریب ہو اور بعض جہات سے دور۔ بلکہ جو لوگ اس کی معرفت رکھتے ہیں اور اس کی صفات کو پہچانتے ہیں وہ علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے اور کہتے

ثابت کر سکتے ہیں کہ ہر جہت اور ہر پہلو سے ہر غیر کی نسبت اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ نزدیک ہے پس فرمایا کہ صفات کا پتہ لگے تو تم دعا کی طرف مائل ہو جاؤ گے پھر فرمایا

"اجیب دعوة الداع اذا دعان"

جو مجھے پہچانتا ہے اس کی دعا اجابت کا درجہ پاتی ہے فرماتا ہے اجیب یعنی اس نے مجھے قریب دیکھا تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہر شخص کی دعا قبول نہ ہو گی وہی معرفت جس کے متعلق شروع میں اشارے کئے گئے تھے۔ وہ اس آیت کے آخر میں بھی ہے فرمایا فلیستجیبوا لی میرے حکم کی تعمیل کرو نہ اپنی طرف سے عبادات میں شرارت پیدا کرو اور نہ میری فرض کردہ عبادت سے بچنے کے لئے بہانے ڈھونڈو جو رعایت میں دیتا ہوں شکر کرو اور اسے قبول کرو جو حکم میں دیتا ہوں شکر کرو اور اسے قبول کرو جس عبادت کے کرنے کو میں کہتا ہوں وہ بھی کرو اور جس کے نہ کرنے کو کہتا ہوں وہ بھی نہ کرو فرمایا فلیستجیبوا لی جب تم میرے حکم کے مطابق اپنی زندگی گزارو گے اور شریعت کی پابندی کرو گے تو تمہاری جسمانی اور روحانی نشوونما اپنے کمال کو پہنچ جائے گی اور اس کا نتیجہ یہ بھی ہو گا کہ تم ہدایت بھی پا جاؤ گے اور تمہارا انجام بھی بخیر ہو گا اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے اور رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم امین

اسلام آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں سوا دو ماہ تک قیام پذیر رہے اس سفر کے آخری ایام کی [illegible] رپورٹ مختصراً پیش خدمت ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ

محترم جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب پر ایک [illegible] کے قاتلانہ حملے اور اس [illegible] معجزانہ طور پر بچ جانے نیز ہسپتال میں [illegible] علاج اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد جلد صحت یاب ہونے کی [illegible] پڑھ چکے ہیں۔ اس ناپاک و بزدلانہ مذموم و ناکام حملہ ۱۵ اکتوبر (۱۵ اکتوبر) کو صبح ۸½ بجے کیا گیا اس دردناک واقعہ کی اطلاع حضور کی قیام گاہ پر ہوئی تو فضا رنج و الم میں ڈوب گئی ہر شخص سراپا اضطراب اور مجسمہ غم بنا اپنے رب [illegible] خدا کے شافی و کافی کے حضور جناب صاحبزادہ صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا گو تھا۔

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

[illegible] میں حضور بعض دوستوں کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف عطا کرتے رہے بعض دوست جو محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لاتے [illegible] لیکن انہیں اس کا موقعہ نہیں ملتا تھا وہ بھی اپنے جذبات کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے حضور کی قیام گاہ پر تشریف لاتے تھے حضور انہیں از راہ شفقت انفرادی اور اجتماعی طور پر ملاقات کا موقعہ عطا فرماتے رہے چنانچہ انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ اکتوبر اور ۲۰ اکتوبر کو شام کے وقت احباب کو اجتماعی طور پر ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور اپنے کلمات طیبات سے مستفید فرمایا حضور کی ان مجالس علم و عرفان کی مجموعی روئیداد مختصراً افادہ احباب کے لئے پیش خدمت ہے۔

نائیجیریا کے گورنر سے ملاقات

ضمناً ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر ہوا جنہیں کتاب (Africa Speaks) کی ایک کاپی دی گئی اور وہ اسے دیکھ کر وہ حیران رہ گئے اور کہنے لگے یعقوبو گون نے [illegible] وقت دے دیا تھا حضور نے فرمایا اگر وہ مجھ سے پوچھتے تو میں بتاتا کہ اس نے نہ صرف [illegible] وقت دیا۔ بلکہ وہ گھر کے بچوں کی طرح پیش آیا تھا۔ کیونکہ وہ قدر شناس تھا اور اسے پتہ تھا کہ جماعت احمدیہ نے نائیجیریا کی بھلائی اور خوشحالی کی خاطر کتنا کام کیا ہے فرمایا یعقوبو گون نے گفتگو کے دوران اس امر کا برملا اعتراف کیا تھا کہ جماعت احمدیہ نے نائیجیریا میں علمی طبی اور اخلاقی تربیت کے لحاظ سے شاندار خدمات انجام دی ہیں۔

احمدی مبلغین اور غیر ملکی زبانیں

حضور نے فرمایا بعض ملکوں نے زبان سیکھنے کے مسئلہ کو بڑی خوبصورتی سے حل کیا ہے وہاں انہوں نے ہر زبان کے مختلف حلقے مقرر کئے ہوئے ہیں جو آدمی باہر سے جاتا ہے اسے متعلقہ حلقے میں بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں اسے زبان سیکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک ہزار فقرات یاد کروا دیئے جاتے ہیں اور اس کے بعد اسے زندگی کے مختلف شعبوں میں کام پر لگا دیا جاتا ہے فرمایا اگر لوگ دوسری زبانوں کے چند سو فقرات یاد کر کے کام چلا سکتے ہیں تو کیوں نہ ہم دین کی خاطر اس بارے میں سبقت لے جائیں میں سوچ رہا ہوں کہ اسلام کی بنیادی تعلیم کے متعلق ضروری اور آسان فقرات مقرر کر کے یورپ اور افریقہ اور دوسرے ممالک کی زبانوں میں ان کا ترجمہ کرا لیا جائے اور پھر مثلاً جس نے یوگنڈا جانا ہے۔ وہ یہاں سے سیکھ کر جائے (حضور کا یہ اشارہ برادرم مکرم راجہ نصیر احمد صاحب کی طرف تھا جو عنقریب یوگنڈا جانے والے تھے)

ربوہ میں ایک جدید پریس کی ضرورت

ربوہ میں ایک جدید پریس لگانے کے سلسلے میں بعض عملی مشکلات کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جونہی یہ مونا ٹائپ پریس لگ گیا سالوں کا کام انشاء اللہ مہینوں میں مکمل ہو جائے گا اور ہم دنیا کے کونے کونے میں بلکہ ہر گھر میں قرآن کریم مترجم پھیلا دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے جو سیٹ اس وقت شائع ہو رہے ہیں وہ اچھا پریس نہ ہونے کی وجہ سے شایان شان نہیں ان کی نسبت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جو کتابیں چھپی ہیں وہ اپنی کتابت طباعت اور عمدگی کے اعتبار سے بدرجہا بہتر ہیں فرمایا پریس کے قیام سے ایک یہ ضرورت بھی پوری ہو جائے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سیٹ بلاک پر تفسیر صغیر تفسیر سورۃ فاتحہ کی طرز پر طبع کئے جائیں گے الفضل اور الشرکۃ الاسلامیہ کے پاس جو اس وقت پریس ہے وہ اس وقت بہت پرانا ہو چکا ہے ڈیڑھ لاکھ میں [illegible] (آفسٹ) کا ایک اچھا یونٹ تیار ہو سکتا ہے اسے فوری طور پر لگا لینا چاہئے۔

ہالینڈ کا براڈ کاسٹنگ اسٹیشن

فرمایا افریقہ کے کسی ایک ملک میں براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کے قیام پر ایک لاکھ پونڈ خرچ کا اندازہ ہے اس کے متعلق بھی بات چیت ہو رہی ہے اس کے تمام اخراجات افریکن ممالک کے ذمہ ہیں ہماری ایک افریکن بہن جس نے کم و بیش ۲۵ ہزار پونڈ کے زر کثیر سے ایک مسجد تعمیر کروائی ہے اس نے اس کار خیر میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا وعدہ کیا ہے (جزاھا اللہ خیرا) اگر امریکی نشریات میں عیسائیت کی تبلیغ شامل ہو سکتی ہے تو اسلام کی حقانیت پر مشتمل تقریر کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جا سکتی

فرمایا پچھلے سال افریقہ کا دورہ ختم کر کے جب میں لندن پہنچا تو وہاں ریڈیو نے میرا انٹرویو لیا اور اپنے ہفتہ وار پروگرام میں تین دفعہ نشر کیا جس سے ہر احمدی کو خوشی ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ساری دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔

کرنل ڈاکٹر محی الدین صاحب نے حضور کا جو تفصیلی معائنہ کیا تھا اس کا ذکر ایک گزشتہ رپورٹ میں آ چکا ہے اس معائنہ کے دوران ڈاکٹر صاحب نے حضور کو ان ڈور ورزش کرنے کا مشورہ دیا تھا تاکہ اس ورزش سے ٹانگوں کے عضلات میں طاقت پیدا ہو اور گھٹنوں کا کھچاؤ دور ہو جائے اس غرض کے لئے ڈاکٹر صاحب نے ان ڈور سائیکلنگ تجویز کی تھی بشرطیکہ کوئی نقص نہ ہو چنانچہ منظور شدہ سائیکل [illegible] سے منگوانے کا انتظام کیا گیا۔ سر دست کراچی سے ایک سائیکل منگوائی گئی جو لوہے کے سریے موڑ کر بنائی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا سائیکل آ گیا ہے لیکن بڑا خراب ہے میں نے پہلے دن بڑے احتیاط سے بہتر کے لحاظ سے [illegible] (باقی اسی صفحہ پر کالم ۱ دیکھیں)

عرصہ ڈیڑھ میل سائیکل چلایا تاہم اس قسم کی ورزش سے امید ہے انشاء اللہ آہستہ آہستہ افاقہ ہو جائے گا۔

مکرم سید میر محمود احمد صاحب جو دوسرے افراد خاندان کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لائے تھے حضور کی مجلس میں بھی موجود تھے حضور نے انہیں پارسی مذہب کے بارہ میں بعض حوالہ جات تلاش کرنے کا ارشاد فرمایا۔

ہماری چھوٹی بہن کئی

درخواست دعا۔ سال سے بیماریاں آ رہی ہے۔ علاج جاری ہے لیکن کوئی افاقہ نظر نہیں آتا تمام احباب جماعت سے دردِ دل سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار

محمد شمیم الدین از برہ پورہ

دعویٰ الوہیت مسیح کے بارے میں

پادری جوزف صاحب کے منطقی سوالات کا مدلل جواب

(از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تصنیف قادیان)

مکرمی خواجہ علیم الدین صاحب آف جبل پور کی معرفت پادری جوزف صاحب جبل پور کے اعتراضات کا جواب موصول پائے محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نے جواب لکھ کر خواجہ صاحب کو بھیج دیئے جس پر خواجہ صاحب نے محترم مولوی صاحب کو لکھا ہے کہ "میں نے اس کی نقل پادری صاحب مذکور کو دے دی ---- کیا اچھا ہو تاکہ آپ اخبار میں یہ سوال و جواب شائع فرماتے یقین ہے کہ پادری عبد الحق کی نظر سے بھی گذرتا اور اسکی کتاب اثبات التثلیث پر بھی جواب کی زد پڑتی" اس لئے مکرم خواجہ صاحب کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے افادہ احباب کی خاطر پادری جوزف صاحب کے اعتراضات مع محترم مولانا صاحب کے مدلل و مسکت جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

محترم مولانا صاحب نے جناب پادری جوزف صاحب کو مخاطب کر کے لکھا:۔

(۱) آپ کی چٹھی کو پڑھ کر اس بات کی خوشی ہے کہ عیسائی بھائی آہستہ آہستہ اسلامی توحید کی طرف آ رہے ہیں۔ اور خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھنے لگے ہیں۔ اور شرک کو کفر قرار دے کر مسیح کو نہ کارساز سمجھتے اور نہ "حاجت روا" جانتے ہیں اسلام نے خدا تعالیٰ کو لیس کمثلہٖ شیء قرار دیا ہے اور ذات و صفات و احوال میں بے نظیر ٹھہرایا ہے۔ اور قادر خالق و کارساز اور ربّ و حاجت روا بتایا ہے۔ ایسا ہی اس کے غیروں و بتوں و ارباباً من دون اللہ سے روکا ہے۔ اور کامل جامع توحید کی تعلیم دی ہے جس کی مثال سورت اخلاص ہے خدا ایک ہی ہے اور یہ عقلاً و نقلاً و خارجیاً ثابت ہے۔ اور قرآن کریم نے اس پر دلائل قائم کئے ہیں اور ہر قسم کے شرک کا ابطال کیا ہے۔ عہد نامہ جدید و قدیم بھی اگرچہ ایک ہی خدا کے قائل ہیں۔ مگر جس رنگ میں قرآن کریم نے توحید کو پیش کیا ہے وہ صرف اس کا حصہ ہے

(۲) باقی رہا عالم عیسائیت تو وہ تین خدا کے قائل چلے آ رہے ہیں اور پھر وہ ان تین کو ایک خدا قرار دیتے ہیں بلکہ مسیح کی ماں کو بھی بطور خدا پوجتے رہے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے ان دونوں باتوں کا ذکر مسیحیوں کے سامنے کیا تھا۔ الٰہین من دون اللہ (سورۃ مائدہ ع ۱۵)۔ مسیح اور ان کی ماں کو خدا قرار دینا اور پھر لا تقولوا ثلاثۃ انتھوا (نساء ع ۲۳) میں تین خداؤں کے ماننے پر تنبیہ کر کے ان کو وارننگ دینا اس کا ثبوت ہے۔ اس وارننگ میں فرمایا تکاد السمٰوٰت یتفطرن ---- ان دعوا للرحمٰن ولداً۔ (سورت مریم ۸۹ تا ۹۲) کہ ان کے تثلیث کے عقیدہ کی وجہ سے جلد ہی ان پر آسمان و زمین پھٹیں گے (جس کا وقت اب سر پہ آپہنچا ہے) اسلام کی توضیحات میں اس کا وقت موجودہ زمانہ بتلایا ہے اور مسیح ثانی نے بھی آ کر بتلا دیا ہے کہ زلزلۃ الساعۃ کا وقت آ گیا ہے۔ آخری پارہ میں بھی آسمان کے پھٹنے کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا تھا اس کام کے لئے اب ایٹمی جنگ کی تیاری مکمل ہو رہی ہے۔ اب قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری ہوگی قرآن کریم کے نزول کے وقت کسی عیسائی نے اوپر والے شرک کا انکار نہ کیا تھا۔ مگر اب اس شرک سے انکار کی آواز اٹھی ہے۔ کیونکہ تثلیث عقل و نقل و خارج کے سراسر خلاف ہے۔ اور مسیح نے بھی کبھی اس کا نام نہ لیا تھا۔ اگر کہیں ذکر کیا ہے تو دکھائیں۔

(۳) اسلام کا عقیدہ ہے کہ خدا اپنی ذات میں ایک ہے۔ ہاں اس کی صفات بے شک کثیر ہیں۔ وہ واحد محض ذات کے لحاظ سے

پادری جوزف صاحب کے منطقی سوالات

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم خدا کو لاشریک سمجھتے ہیں۔ مسیحیت میں خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانا ایسا ہی کفر ہے جیسا کہ اسلام میں خدا کے فضل سے مسیحیت خدا کے سوا نہ کسی کو کارساز سمجھتی ہے۔ نہ ہی حاجت روا نہ تو ہم میں کوئی قبر پرست ہے نہ پیر پرست مسیحیت کہیں بھی یہ تعلیم نہیں دیتی کہ خدا تینوں میں کا ایک ہے اور نہ ہم مسیحیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تینوں میں کا ایک ہے اور نہ مسیحیت تین خداؤں کی تعلیم دیتی ہے۔ اور نہ ہم تین خداؤں کے قائل ہیں البتہ ہم اس وحدت کے قائل نہیں۔ جس کی تعلیم آپ دیتے ہیں کیونکہ وہ نہ عقلاً ثابت ہے نہ خارجاً

اہل اسلام کا خدا تعالیٰ کو واحد محض کہنا ان کی خوش اعتقادی ہے ورنہ عقل کے نزدیک ان کا یہ اعتقاد۔ اعتقاد جازم غیر مطابق سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا یہ اعتقاد حقیقت اور واقعیت کے سراسر خلاف ہے۔ اور قیاس مع الفارق ہے علماء اسلام نے تثلیث فی الوحدت کی تکذیب میں صفحوں کے صفحے سیاہ کر ڈالے مگر کیا مجال کہ وحدت محضہ کی تعریف و تصدیق میں ایک لفظ بھی لکھنے کی جرأت کی ہو اگر کسی مسلمان نے وحدت محضہ پر کچھ کہنے کی ہمت کی ہو تو سورت اخلاص پڑھ دی سو اوّل تو یہ کہ یہ کسی قسم کی تعریف ہی نہیں کیونکہ اس میں چند سوالب کا بیان ہے اور کسی چیز کی سلبی صفات بیان کر دینے سے اس کی تعریف نہیں ہو سکتی مثلاً انسان کے بارے میں یہ تعریف کسی کام کی نہیں کہ وہ گھوڑا، بندر، ہاتھی نہیں اگر قرآن کی یہ تعریف قبول کر لی بھی جائے تو بھی یہ بدرجہ غایت ناقص ہے نہ جامع نہ مانع اسلئے نہیں کہ ان سلبی صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کے لئے اور بے شمار سلبی صفات بھی ہوں مثلاً لا جوہر لا مصنوع۔ لا مرکب لا متعدد و لا محدود وعلیٰ ہذا اور مانع بھی نہیں کیونکہ ابلیس کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ کھاتا پیتا نہیں نہ اس کا بیٹا ہے نہ باپ نہ کفو ممتنع الوجود کی بھی بعینہٖ یہی تعریف ہو سکتی ہے تو وجوب و امتناع میں امتیاز کیا رہا اور ظاہر ہے کہ یہ سلبی صفات کچھ خاصہ الوہیت نہیں بلکہ ان کا اطلاق غیر واجب یعنی ممکن و ممتنع پر بھی ہو سکتا ہے۔

اور طرفہ امر یہ ہے کہ واحد محضہ کے بیان کرنے کے لئے کوئی خاص لفظ قرآن میں نہیں چنانچہ واحد خدا اور غیر خدا ہر دو کے لئے بولا گیا ہے۔ اور اسی طرح لفظ احد غیر خدا کیلئے استعمال ہوا ہے جیسے "لا نفرق بین احد من رسلہ" اور نہ صرف "احد" کا لفظ غیر خدا کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ "بین" کے استعمال نے وحدت محضہ کا پورا پورا ابطال کر دیا۔

بائبل نے جس طرح کی وحدت کا درس دیا ہے اسی طرح یہ بھی بتلا دیا کہ خدا وحدت محضہ نہیں بلکہ وہ تینوں ایک ہیں خارج میں تین نہیں ہیں اگر خدا کی وحدت بغیر کثرت مانی جائے تو کائنات کا وجود نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ کائنات میں کثرت ہے جو وحدت کی ضد ہے اور ایک ضد سے دوسری ضد پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ وحدت محض اور کثرت محضہ میں تضاد ہے اور جن دو چیزوں میں تضاد ہو ان میں کسی ایک سے دوسری کا ظہور نہیں ہو سکتا لہذا ماننا پڑے گا کہ ذات الٰہی میں وحدت بھی ہے اور کثرت بھی اس لئے ہم توحید میں تثلیث مانتے ہیں ہم الوہیم اقدس کو من حیث الذات واحد مانتے ہیں اور من حیث الاقانیم ثالوث۔ یعنی اقانیم ثلاثہ ذات میں متحد اور حیثیات میں متکثر اور حیثیات کا تعدد اور تکثر ذات واجب تعالیٰ میں محقق ہے۔

تثلیث مقدس کی تعلیم پاک نوشتوں نقلی عقل کے عین مطابق اور موافق ہے جس کی تفصیل یوں ہے

(۱) الوہیت کی شان اور ازلی کمال کا نام اب یا باپ ہے جس نے اس موجودہ جہان کو عدم سے وجود میں لایا اور اپنی ازلی ہستی کی ازلی صورت میں غیر متغیر اور لا محدود ہے۔

(۲) الوہیت کے ازلی کمال کے ازلی ظہور و صدور کا نام ابن اللہ یا کلمۃ اللہ ہے جو اس عالم کی علت محدثہ ہے اور اپنی ازلی ہستی کی ازلی صورت میں باپ کے ساتھ ہے (یوحنا ۱:۲)

(۳) الوہیت کی شان اور اصلی عبادت اور خلقت کی علت تامہ کا نام "روح القدس" ہے جس سے یہ عالم آراستہ کیا گیا۔ (ایوب ۲۶:۱۳)

جو اپنی اصلی ہستی کی ازلی صورت میں اب اور ابن" کا مصدر ہے اور یوں ذات الٰہی کی وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت کا صحیح تصور موجود ہے لہذا اللہ اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ میں ذاتی نسبت اور ازلی اتحاد ہونے کی وجہ سے تینوں جدا جدا خدا نہیں بلکہ خدا کی ذات میں تینوں اقنوم ہیں جو باپ، بیٹا اور روح القدس کہلاتے ہیں مگر وہ تینوں ایک ہیں کہ ان کی ماہیت اور قدرت اور جلال برابر ہیں اوّل ذات کے لحاظ سے

(باقی آگے دیکھئے کالم ۴)

ہے یہی حقیقت و واقفیت ہے خدا ایک ہے۔ نہ دو نہ اس سے زیادہ اس کا نام وحدتِ مطلقہ یا واحد محض ہے۔ قُل ھو اللہ احد میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ جس کے لئے آگے دلائل دیئے ہیں اور پادری برکت اللہ صاحب اپنے کتابچہ تثلیث میں لکھتے ہیں کہ انجیل بھی سورت اخلاص والی توحید پیش کرتی ہے۔ مگر انجیل کا حوالہ کوئی نہ دے سکے جس میں مثبت و منفی ہر دو پہلوؤں سے توحید کا کامل اثبات کیا گیا ہے۔

وحدت محضہ کی تعریف یہ ہے کہ خدا لیس کمثلہ شئی ہے اور سورت اخلاص میں وحدت محضہ اور اللہ الصمد پر مثبت دلیل اور لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد میں منفی دلائل پیش کئے ہیں۔ اسی امر کا ذکر لیس کمثلہ شئی میں کیا ہے اس سے بڑھکر وحدت مطلقہ یا محضہ اور کونسی ہو سکتی ہے؟

(۴) آپ نے پادری عبد الحق کی نقل میں خلاف واقعہ یہ کہدیا ہے کہ سورت اخلاص میں کسی قسم کی تعریف ہے ہی نہیں۔ مگر یہ بات سو فیصدی غلط ہے۔ لکھا ہے کہ اس میں صرف چند سوالب کا بیان ہے۔ اور کسی چیز کی سلبی صفات بیان کر دینے سے اس کی تعریف نہیں ہو سکتی مگر جناب کی یہ بھی سو فیصدی غلط ہے کیونکہ سوالب سے پہلے قضیہ موجبہ آپ کو نظر آنا چاہیئے تھا جو کہ نظر نہیں آیا اور وہ ہے اللّٰہ الصمد یہ وہ قضیہ موجبہ ہے جس نے خدا تعالیٰ کی غنی کی صفت کو اجاگر کرکے توحید محضہ پر روشنی ڈالی ہے اسکے سوا اگر کوئی ذات غنی ہے وہ کسی کا محتاج نہیں باقی سب محتاج ہیں۔ یہ کیسی اعلیٰ درجہ کی وحدت محضہ کا بیان ہے

یہ تعریف سورۃ اخلاص والی کامل اور جامع مانع تعریف ہے جو خدا تعالیٰ کو ماسوا اس

کے بالکل الگ کر دیتی ہے اور ایسا امتیاز قائم کرتی ہے جس سے بڑھکر ممکن نہیں۔ آپ نے جن چیزوں کے نام لئے ہیں ان میں سے کوئی بھی الصَّمَد نہیں یعنی اپنی ذات میں غنی اور غیر محتاج امتیاز تو صرف اسی ایک صورت سے قائم ہو گیا ہے۔ باقی صفات تو دیگر باطل مذاہب کا رد کرنے کیلئے ہیں کیا کوئی ممکن وجود الصمد ہے ہرگز نہیں ممتنع کے متعلق تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے سورۃ اخلاص میں وحدت کاملہ اپنی صفت غنا کا ذکر کرکے معبودان باطلہ کا رد کر دیا ہے اور کہتا رہا ہے کہ مسیح محتاج تھا غنی نہ تھا اسلئے وہ خدا نہ تھا وہ عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا بچپن اور جوانی بڑھاپے وغیرہ میں دوسروں کا محتاج رہا اور پھر لیس کمثلہ شئی بھی نہ تھا وہ دوسرے انسانوں سے بلحاظ اپنی ذات کے کوئی امتیاز نہ رکھتا تھا۔ اگر آپ اللّٰہ الصمد کو نظر انداز نہ کرتے تو آپ کو ممکن اور ممتنع کی صفاتِ سلبیہ کی مثال دینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی اور نہ آپ صحیح مسلک سے دور نکل آتے

(۵) یہ بھی یاد رہے کہ الٰہ کے مقابلہ میں اللّٰہ کا لفظ جو خدا تعالیٰ کا اسم ذات ہے یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ جامع جمیع صفاتِ کاملہ ہے۔ اور وہ ان صفات میں بے مثل اور بے نظیر ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ولله الاسماء الحسنیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کے صفاتِ حسنہ حاصل ہیں۔ اور قرآن کریم نے ان میں سے بہت سی صفات کا ذکر بھی کیا ہے اس نے صرف سورۃ اخلاص والی صفات ایجابیہ و سلبیہ ہی پر اکتفا نہیں کی ذرا سورت فاتحہ کی بنیادی چار صفات ہی کو لے لیجئے بتایا کہ وہ ربّ۔ رحمٰن رحیم مالک یوم الدین ہے۔ ان میں سے رحمٰن و مالک یوم الدین کی صفت خدا تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ امید ہے کہ اب تو آپ کو وحدت محضہ یا واحد محض کے لئے لفظ مل گیا ہوگا اور آپ کا اعتراض دور ہو گیا ہوگا۔

(۶) اللّٰہ کے لئے واحد اور احد کے الفاظ جو قرآن کریم میں آتے ہیں آپ اُن کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وہ نکرہ اور کلی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ آپ کی انوکھی منطق ہے کیا "ایک خدا" کہنے سے خدا کے وجود کی کثرت بھی ظاہر ہو سکتی ہے؟ باقی رہا یہ کہ غیر اللہ کے لئے بھی واحد کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ تو اس سے اللّٰہ کا کلی ہونا کیسے ثابت ہوا یہ تو یہی امر ہے کہ زید کے والد محترم ایک شخص ہیں۔ تو کیا کوئی نادان ایک کے لفظ کو کلی قرار دے کر یہ حماقت کر سکتا ہے کہ اس کے والد صاحب کا ایک سے زیادہ کا امکان ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ اگر کوئی ایسا کہے تو ہم

اسے نادان قرار دینگے جب ایک کا لفظ کسی بھی چیز کے ساتھ استعمال ہو تو اس سے چیز کی تعیین ہو جاتی ہے کہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہے

(۷) بائیبل کے پرانے عہدنامہ میں کہیں بھی یہ نہیں کہ خدا تینوں ایک ہے" نہ یہ بات نئے عہدنامے میں ہے اگر خدا خارج میں تین نہیں ہے۔ بقول آپ کے تو خدا ایک ہی ہے پھر تینوں ایک کہنا بالکل بیکار محض نادانی ہے۔

(۸) ہاں یہ درست ہے کہ خدا ایک ہے اور اس کی صفات کثیر ہیں مگر صفات کی وجہ سے کوئی وجود بھی ایک سے زیادہ نہیں کہلاتا مثلاً زید کے چار قوای ہیں تو زید کے متعلق یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ ایک چار اور چار ایک ہے (۹) اپنی من گھڑت باتیں کیجئے نہ جائیں مسیح نے تین اقنوم کا لفظ کب اور کہاں بولا ہے؟

(۱۰) آپ نے تفصیل یوں دی ہے

(۱) ابن یعنی جہان کا خالق

(۲) مسیح کلمۃ اللّٰہ اس عالم کی علت محدثہ مگر مسیح کے علت محدثہ ہونے کا کوئی خارجی ثبوت پیش نہیں کیا مسیح نے کب فرمایا ہے کہ میں اس جہان کی علت محدثہ ہوں دوسروں کے اقوال محبت نہیں ہو سکتے

(۳) روح القدس۔ حضرت مسیح نے کہیں نہیں فرمایا کہ خدا۔ ابن اور روح القدس اس کی تین صفات ہیں یا یہ خدا کے تین اجزاء ہیں یا تینوں الگ الگ مستقل خدا ہیں کوئی بھی صورت لےلیں اس کا ثبوت حضرت مسیح کے قول سے پیش کریں اور پھر اسے پرانے عہدنامہ کے مطابق ثابت کر کے دکھائیں

(۱۱) مسیح کا ازلی ہونا واقعات سے ثابت کریں نیز یہ بھی کہ مسیح نے کوئی حصہ آسمان یا زمین بنایا اور وہ خالق ہو آپ مسیح کی قدرت کا خارجی ثبوت دے کر اس کا قادر ہونا ثابت کریں اس امر کا خیال رہے کہ جو کام آپ ان کی طرف منسوب کریں ان کے متعلق دیکھ لیں کہ پرانے عہدنامہ میں وہ دوسروں کی طرف بھی منسوب تو نہیں مثلاً آسمان پر جانا یا مردے زندہ کرنا وغیرہ قرآن کریم نے تو ان مثل عیسٰی عند الله کمثل آدم (آل عمران ع ۶) قرار دے کر ان کو انسان ثابت کیا ہے بتایا کہ آدم و عیسٰی میں کوئی فرق نہیں۔ انجیل نے آدم کو خدا کا بیٹا کہا ہے (لوقا ۳-۳۸) پھر آدم کو کیوں یونہا اقنوم قرار نہیں دیا جاتا یاد رہے کہ ہم خدا کو واحد محض قرار دے کر ایسا خدا قرار نہیں دیتے جسمیں صفات کی کثرت نہ ہو اگر صفات کی کثرت سے یہ لازم نہیں آتا کہ کئی خدا ہیں۔ زید کو چار صفات کی وجہ سے ایک چار اور چار ایک نہیں کہا جاتا خدا تیری صورتی نہیں ہے۔

(۱۲) اب آپ نے انجیل میں مذکور مسیح کے

قول کی طرف صلیب کے وقت صلیب دیئے جانے کا سبب پوچھنے پر یہود نے کہا کہ اس کا سبب تیرا یہ کفر ہے کہ تو کہتا ہے کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں حضرت مسیح نے فرمایا کہ میں ایسا ہی خدا اور اس کا بیٹا ہوں جیسا کہ زبور میں خدا کے مکلمین و ملہمین کو الٰہ یعنی خدا اور خدا کے فرزند قرار دیا گیا ہے پھر یہ کفر کیسے ہوا یہود یہ جواب سنکر خاموش رہے مگر ان کو صلیب پر چڑھا دیا اور اس کا رد نہ کر سکے۔ اگر مسیح کے اتنے صحیح جواب سے وہ مجرم قرار دیئے گئے تو خدا کا حقیقی و اکلوتا بیٹا رکھتے تو نامعلوم کسقدر بڑے مجرم قرار پاتے حضرت مسیح کا اشارہ (زبور ۸۲-۶) کی طرف تھا جہاں خدا کے نبیوں مکلموں و ملہموں کو الٰہ یعنی خدا اور خدا کے فرزند قرار دیا گیا ہے مسیح نے اپنے آپ کو ان جیسا ہی الٰہ یعنی خدا اور خدا کا فرزند قرار دیا ہے اور اپنے آپ کو ان کی قطار میں شمار کیا ہے اور انہی کی طرح اپنے آپ کو بری قرار دیا ہے (۱) یہ نہیں فرمایا کہ میں خدا کا اکلوتا بیٹا ہوں اور دوسرے عام بیٹے ہیں اکلوتا بیٹا قرار دینا صرف یوحنا غالی کی اختراع ہے۔ (۲) یہ نہیں فرمایا کہ میں حقیقی خدا یا حقیقی بیٹا ہوں اور دوسرے غیر حقیقی ہیں (۳) یہ نہیں فرمایا کہ خدا کے تین جزوں میں سے ایک جزو ہوں (۴) یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں تین اقانیم میں سے ایک ہوں یا جہان کی علت محدثہ ہوں (۵) یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں تین صفات میں سے ایک ہوں (۶) یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں جلال و قدرت میں خدا کے برابر ہوں (۷) یہ بھی نہیں فرمایا کہ میرے ذریعہ سے تثلیث پوری ہوتی ہے (۸) یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں ازلی خدا کا ازلی ظہور ہوں (۹) نہ آپ کے فقروں میں سے کوئی فقرہ فرمایا (۱۰) نہ یہ فرمایا کہ خدا کا بیٹا برائے کفارہ ظاہر ہوا بلکہ صلیب دیئے جانے کے خلاف آواز اٹھائی اور فرمایا کہ تم مجھے کیوں بلا قصور صلیب دیتے ہو (۱۱) یہ فرمایا کہ میری خدائی اور فرزندیت ویسی ہی ہے جیسے دوسرے ملہموں کی ہے۔ اور ان کی خدائی میں کوئی فرق نہیں پھر میں کیوں سزا کے لائق ہوں انکی اسبات کی تردید یہود نہ کر سکے کیونکہ زبور ۸۲-۶ میں واقعی دوسرے نبیوں کو بھی خدا اور اس کے فرزند قرار دیا گیا ہے پھر تثلیث کہاں رہی یہ تو نرا ڈھکوسلہ ہے جو کہ مسیح کے جواب زبور کے سراسر خلاف ہے مسیح نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ اور اقنوم ہوں اگر ایسا کہتے تو اپنے خلاف الزام ثابت کر دیتے۔ مگر وہ تو اس سے انکار کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ان کثیر خداؤں کی دوسرے نبیوں ہی کی طرح قرار دے کر اپنے اوپر سے الزام کو دور کر رہے ہیں۔ اگر مسیح اپنے آپ کو حقیقی خدا اور تیسرا اقنوم ...

(باقی صفحہ پر دیکھیں)

بقیہ صفحہ

صفحہ واحد اور صفات کے لحاظ سے تکثر اور اقانیم کے لحاظ سے ثالوث یعنی خدا کی وحدت میں کثرت۔ صفاتی اور حقیقی یعنی تشخصات میں اقانیم ثلاثہ ہے اور الوہیت کے اس ازلی کمال اول خارجی ظہور سے خلقت عدم سے وجود میں آئی پھر اکمل ظہور کلمۃ اللہ کے تجسم میں ہوا

فی الحقیقت مسئلہ تثلیث توحید کی اندرونی اور باطنی کیفیت یا تشریح ہے اور یسوع مسیح اس مخفی راز کا مظہر اور انکشاف کنندہ ہے ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کرتے ہیں۔ اس طرح وحدت محضہ ایک غلط عقیدہ ہے۔

ضمیمہ خدا کی ان صفات سے کثیر چیزیں صادر ہوئی ہیں یہ ہمارا بھی ایمان ہے مگر ان صفات میں مسیح کا کوئی دخل نہیں مثلاً خدا خالق ہے مگر مسیح خالق نہیں خدا غنی ہے مسیح غنی نہیں وہ محتاج ہے مخلوق ہے خدا قادر ہے مسیح قادر نہیں بلکہ ایک ضعیف انسان ہے (۹) آپ کا توحید میں تثلیث ماننا یہ معنی رکھتا ہے کہ خدا ایک صفت ہے نہ درج التقادیر۔ دوسری ...

حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں

تخت سلیمان کے کتبات

مکرم شیخ عبد القادر صاحب رستم پارک نوال کوٹ — لاہور

کشمیر کی پرانی فارسی تاریخ میں لکھا ہے کہ تخت سلیمان کے مندر کے اندر اور باہر چار کتبے تھے۔ دو ستونوں پر اور دو زینہ بان کی متوازی دیواروں پر۔ مندر کے اندر وسط میں سیاہ پتھر کے چار ستون ہیں جو ایک درمیانی چھت تک بلند ہیں ان کی موٹائی کا دور ۲/۱ ۴ فٹ ہے اور بلندی بیس بیس فٹ سے زیادہ ہے۔ مندر کے ہر چہار ستونوں میں سے جو ستون گوشہ جنوب و مغرب میں ہے اس کے دو پہلوؤں پر عربی کے کوفی رسم خط کی شاخ خط ثلث میں فارسی زبان کے دو کتبے ہیں ان کا فوٹو ایچ ہرچ کول نے اپنی کتاب میں

ILLUSTRATIONS OF ANCIENT BUILDINGS OF KASHMIR (1896 A.D)

میں شائع کیا ہے۔ کتبہ بایں الفاظ ہیں

(۱) معمار این ستون راج بہشتی زر گر سال (پنجاہ و چہارم)

(۲) این ستون بار دست خواجہ رکم بن مرجان --- (آخری حرف پڑھے نہیں جا تے)

کشمیر کی پرانی تاریخوں میں ان کتبوں کا ذکر ہے

مندر کی سیڑھیوں کے متوازی دیواروں پر جو کتبے ہیں۔ ان کے نیچے نیچے نقوش نظر آتے ہیں سکھوں کے عہد میں ان کو مسخ کر دیا گیا۔ تاریخ حسن (۱۸۹۸ء) میں لکھا ہے۔

چند گاہ در تنیکہ سنگاں لاہور متصرف کشمیر گشتند اہل خلاف بربنائے تعصب ذاتی عبارتیکہ در سنگ بود محو کردند چنانچہ از حروف آں ہنوز باقیست لیکن خواندہ نمی شود

(تاریخ حسن از پیرزادہ غلام حسن جلد اوّل ص ۱۲۵ الف)

سکھوں نے جب کشمیر پر تسلط حاصل کیا تو تعصب ذاتی کی بنا پر عبارت محو کر دی بعض حروف اب بھی باقی ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ سکھوں کے عہد میں جو کتبے موجود تھے ان کی عبارت کیا تھی۔

مفتی غلام نبی خانیاری نے ۱۸۵۷ء میں وجیز التواریخ کے نام سے کشمیر کی تاریخ لکھی اس کا قلمی نسخہ مفتی محمد شاہ سعادت متولی جامع مسجد سرینگر کی تحویل میں تھا ڈاکٹر صوفی نے اپنی کتاب "کشمیر" میں اس قلمی نسخے کی تفصیل دی ہے XLXI, NB وجیز التواریخ میں تین کتبوں کی عبارت درج ہے۔ پہلا نحو شدہ کتبہ بایں الفاظ ہے

دریں وقت یوز آسف دعوئی پیغمبری میکند سال پنجاہ و چہارم

(وجیز التواریخ حصہ اوّل ص ۵۴)

غلام محی الدین ڈانچو کے قلمی نسخہ تاریخ کشمیر میں (جس کے مصنف کا پتہ نہیں لگ سکا) دونوں گمشدہ کتبوں کی عبارت درج ہے۔ اس حصہ کا فوٹو شائع ہو چکا ہے۔

رابرٹ گریوز نے اپنی کتاب

Jesus in Rome

میں اس ورق کا انگریزی ترجمہ مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم کی کتاب کے حوالہ سے دیا ہے یہ دو کتبے بایں الفاظ ہیں

(۱) دریں وقت یوز آسف دعوئی پیغمبری میکند (۲) ایشاں یشوع پیغمبر بنی اسرائیل است --- سیاق عبارت میں لکھا ہے گنبد مذکور کی مرمت کا سال پنجاہ و چہار ہے۔ (تاریخ کشمیر مذکور ص ۶۹)

انیسویں صدی کے آخر میں پیرزادہ غلام حسن نے تاریخ کشمیر تین جلدوں میں مکمل کی اس کا قلمی نسخہ سری پرتاپ سنگھ لائبریری سرینگر میں موجود ہے۔ یہ تاریخ ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی اس میں دو کتبوں کی عبارت محرفہ صورت میں درج ہے اس تحریف کی قلعی کھل چکی ہے تفصیل آگے آئے گی۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ سال پنجاہ و چہار یعنی ۵۴ سمت کونسی ہے؟ غلام محی الدین ڈانچو کی تحویل میں جو نسخہ ہے۔ اس میں کتبہ اوّل کے متن میں سال پنجاہ و چہار درج نہیں ہاں سیاق عبارت میں ذکر ہے کہ گوپادت کے عہد میں گنبد کی مرمت کی گئی اس واقعہ کا سال پنجاہ و چہار ہے اس دور کے آخیل ... گوپادت نے ساٹھ سال دو ماہ حکومت کی گویا ۵۴ کی مراد یہ ہے کہ گوپادت کے عہد کے ۵۴ ویں سال میں یہ واقعہ ہوا۔

(الف) اگر ۵۴ سے ۳۱۵۴ مراد لیا جائے اور قدیم کشمیری سمت لوکک سمجھی جائے تو یہ ۳۱۵۴ سمت ۷۸ عیسوی بنتی ہے۔ خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم کا ذہن اس طرف گیا ہے

(ب) تاریخ حسن میں ہے کہ ۵۴ سے مراد ۸۵۴ اسلامی کشمیری سمت ہے اور یہ سلطان زین العابدین کا عہد ہے۔ لیکن یہ بات غلط ہے سلطان اس سے پہلے کشمیر میں فوت ہو گئے تھے

(ج) سر جان مارشل کا خیال ہے کہ ۵۴ سے مراد ۱۰۵۴ ہجری ہے یہ شاہجہان کا زمانہ ہے غالباً اس زمانہ میں مندر کی مرمت ہوئی اور یہ کتبے لکھے گئے لیکن اس عہد میں نستعلیق رسم خط تھا اور یہ عربی کا کوفی رسم خط ہے یہ بات تو مسلمہ ہے کہ عربی خط ثلث اور جدید فارسی کے کتبے انیس سو سال پہلے کے تحریر ہو سکتے قرن اوّل میں کشمیر میں فارسی زبان مروج تھی اور خط ثلث اس ... خواجہ نذیر احمد صاحب کا یہ خیال کہ یہ کتبے موجودہ صورت میں پہلی صدی میں لکھے گئے درست نہیں صحیح نظریہ یہ ہے کہ پہلے پرانے کتبے قرن اوّل میں لکھے گئے۔ بعد میں ان کی تجدید ہوئی۔

کشمیر میں فارسی زبان کی ترویج سلطان شہاب الدین کے عہد تک ہو چکی تھی سلطان ... دفعہ سرکاری زبان بنایا ... کے عہد میں اس کا رسم الخط عربی ... تھا۔ سلطان تاریخ بھی تا اور تعمیرات میں بھی کافی دلچسپی لیتا تھا۔ اس ... جگہ جگہ مستحکم ... کرائے ... سلطان کے پیشرو سلطان شمس الدین نے کشمیری اسلامی سمت کا اجرا کیا جو کہ رنچنا یعنی سلطان صدر الدین کے قبول اسلام ۷۲۰ھ سے شروع ہوا ہے۔ اگر کشمیری سمت سے ۱۲ ۱۲ منہا کر دیئے جائیں تو کشمیری سمت نکل آتی ہے۔ سلطان شہاب الدین نے ۱۳۷۳ء میں وفات پائی (۱۳۱۹ - ۱۳۷۳ = ۵۴) گویا ۵۴ کشمیری سمت سلطان کے عہد حکومت کا آخری سال ہے۔

سلطان شہاب الدین نے لوہارا پونچھ کی ناقابل تسخیر ریاست کو اپنے عہد کے آخری حصہ میں فتح کیا غالباً اس فتح کے بعد سلطان نے تخت سلیمان کے معبد میں چار سنگی ستون کھڑے کئے وہ ۵۴ کشمیری میں مکمل ہوئے (۳۱) موقعہ پر مندر کے باہر بھی فارسی زبان اور عربی کے خط ثلث میں دو کتبے لکھے گئے جن کا مضمون یہ تھا کہ اس مندر کی تعمیر کے وقت یوز آسف کشمیر میں وارد ہوئے تھے۔ اور انہوں نے دعوئی پیغمبری کیا تھا غالباً یہ کتبے پرانے کتبوں کے بجائے تھے۔

لے کوفی خط عام و سناد یزات میں استعمال ہوتا خط ثلث تزئین و خوشنمائی کے لئے خاص تھا۔

(انسائیکلوپیڈیا انڈیا ٹوڈر نگر)

محمد الدین فوق لکھتے ہیں کہ کشمیر کے اولاد ... میں ایسے کتبے موجود ہیں جو غیر زبان ... (پالی زبان) میں پڑھے نہیں جاتے

(رہنمائے کشمیر)

تخت سلیمان کے کتبے بھی غیر زبان میں تھے۔ ان کی تجدید کی ضرورت تھی۔ ان کی تجدید سلطان شہاب الدین کے عہد کے آخری سال ہوئی

مختصر یہ کہ لوہارا کی فتح کے موقعہ پر تخت سلیمان کے معبد میں سنگ اسود کے چار ستون کھڑے کئے گئے یہ ۵۴ کشمیری میں مکمل ہوئے۔ اس موقعہ پر یوز آسف کے پرانے کتبوں کی تجدید ہوئی

"دریں وقت یوز آسف دعوئی پیغمبری میکند" سے مراد یہ نہیں کہ ۵۴ کشمیری میں کتبے لکھے گئے مندر کی تعمیر کے وقت یہ کتبات لکھے گئے۔ مندر کی تعمیر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ہوئی "دریں وقت" سے مراد مندر کے شکستہ گنبد کی تعمیر ہے تاریخ کشمیر کے قلمی نسخہ میں صاف لکھا ہے کہ سلیمان نامی ماہر تعمیرات نے یہ کتبے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد کشمیر کے وقت تحریر کئے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کی پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے

کینیا (مشرقی افریقہ) کے ساحلی علاقہ میں تبلیغ اسلام

مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب کا تبلیغی دورہ ممباسہ شو میں احمدیہ لٹریچر کا سٹال

تین اہم مقامات پر تبلیغی جلسے۔ غیر از جماعت احباب سے انفرادی ملاقاتیں

ہزاروں کی تعداد میں تبلیغی پمفلٹوں کی تقسیم

اگست کے آخری ہفتہ میں کینیا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی جمیل احمد صاحب رفیق ممباسہ میں ساحلی علاقہ کے دورہ کے لئے تشریف لائے اور تقریباً دو ہفتہ تک یہ دورہ جاری رہا۔

سب سے پہلے امیر صاحب نے نمائش شو میں لگائے گئے احمدیہ سٹال میں شرکت کی۔ یہ شو ہر سال لگتا ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس شو میں ہم بھی ہر سال اپنا سٹال لگاتے ہیں جس سے کافی تبلیغی فائدہ ہوتا ہے۔ یہ شو تین دن جاری رہا۔ شو کا افتتاح کینیا کے صدر مملکت جومو کنیاٹا نے کیا۔ جو کہ ان دنوں ممباسہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان تین دنوں میں شو دیکھنے والے لوگ ہمارے سٹال پر آئے اور یوں ان تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ سٹال میں تمام کتب بزبان سواحیلی۔ انگریزی اور عربی فروخت کے لئے رکھی گئی تھیں۔ اور قرآن کریم کے نسخے مختلف زبانوں میں الگ شیلف بنا کر لوگوں کے ملاحظہ کے لئے ترتیب دیئے گئے تھے۔ اسی طرح سلسلہ کی کتب جو دیگر مشنوں میں مختلف زبانوں میں چھپی ہیں اور مرکز اور دیگر مشنوں سے شائع ہونے والے رسالے بھی خاص بورڈ پر آویزاں کئے گئے۔ اسی طرح مختلف مشنوں کی مساعی کو تصاویر کے ذریعہ دکھایا گیا۔ مشنوں اور مساجد کی تصاویر بھی آویزاں کی گئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفن پر کی گئی ریسرچ کی تصاویر ایک الگ بورڈ پر چسپاں کر کے دکھائی گئیں جس کے اوپر موٹے الفاظ میں انگریزی زبان میں لکھا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ کشمیر میں طبعی وفات پائی۔ درمیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو دی گئی اور اس کے نیچے لکھا تھا:

"مسیح لعنتی نہیں ہیں"

عربی تبلیغ کے علاوہ انگریزی سواحیلی [illegible] اور زبانوں کے پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح انگریزی اور سواحیلی ماہواری اخبار میں سینکڑوں کی تعداد میں مطالعہ کے لئے لوگوں کو دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ۵۰۰/- شلنگ کے قریب کتب فروخت بھی ہوئیں۔

شو کے بعد ممباسہ ٹاؤن اور باہر کے علاقوں میں تبلیغی جلسوں کا پروگرام تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے موضع رمیسی (Ramisi) میں جا کر سواحیلی زبان میں تقریر کی۔ تقریب کا انتظام مکرم مولوی محمد شعیب صاحب نے نہایت محنت اور تندہی سے یہاں کی شوگر ملز کے منیجر سے اجازت حاصل کر کے شوگر ملز کے پرائمری سکول کے احاطہ میں کیا تھا اور جلسہ کی صدارت کے لئے منیجر سے ہی درخواست کی جو کہ انہوں نے منظور کر لی۔

اس علاقہ میں ابھی جماعت قائم نہیں ہوئی نہ کوئی احمدی دوست ہے تاہم مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب نے ایک مقامی دوست کے ذریعہ جلسہ کی اطلاع تمام لوگوں تک پہنچائی۔ سائیکلو سٹائل کر کے اشتہارات بھی تقسیم کئے جو کہ امیر صاحب اپنے ہمراہ تیار کر کے لائے تھے۔ قدرتی حاضری توقع سے بڑھ کر ہوئی۔ محترم امیر صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اختتام پر حاضرین کی سوڈا سے تواضع کی گئی۔

دوسرا جلسہ موضع کوالے Kwale میں ہوا۔ یہ علاقہ ممباسہ سے ۳۰ میل دور ہے۔ اور یہاں ہمارے احمدی دوست موجود ہیں۔ نیز مقامی معلم بھی یہیں رہائش پذیر ہیں۔ معلم صاحب نے مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب کی ہدایت اور نگرانی میں درست طریق پر اس جلسہ کا انتظام ایک کلب میں کیا۔ زبانی اطلاع دینے کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں تحریری طور پر بھی دعوت نامے بھجوائے گئے۔

یہاں پر انگریزی میں تقریر کا پروگرام تھا۔ مگر عین موقعہ پر حاضرین کی درخواست پر جلسہ کی کارروائی سواحیلی زبان میں شروع کی گئی۔ ڈسٹرکٹ ویلفیئر آفیسر کی صدارت میں جلسہ قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم مولوی صاحب نے سواحیلی زبان میں ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جسے سامعین نے نہایت توجہ سے سنا۔ بعد میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی نہایت دلچسپ رہا۔ صاحب صدر نے تقریر کا اچھا اثر لیا۔ اور بیان کیا کہ اس قسم کی تقریر سے غیر مذاہب والوں کو دوسروں کے خیالات سننے کا موقعہ ملتا ہے اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ احباب جماعت نے حاضرین کی تواضع کے لئے سوڈا کا انتظام کیا ہوا تھا۔

تیسری میٹنگ ممباسہ ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔ اس مقصد کے لئے میونسپل ہال حاصل کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی اطلاع مکرم محمد عیسیٰ صاحب نے ملاقات کے ذریعہ زیر تبلیغ احباب کو قبل از وقت کر دی تھی۔ علاوہ ازیں اشتہارات بھی کثرت سے ٹاؤن میں تقسیم کئے گئے۔

جلسہ کی صدارت یہاں کے ممتاز دوست مسٹر محمد شیباو ویلفیئر آفیسر پورٹ ٹرسٹ نے کی۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ ممباسہ کے ایک احمدی نوجوان نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر کا عنوان قرآن کریم کی پیشگوئیاں تھا۔ آپ نے ایک گھنٹہ تک نہایت مؤثر انداز میں تقریر کی۔ حاضرین نے تقریر کو نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں مولانا صاحب کی تقریر کو سراہا۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ مگر وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے یہ سلسلہ جلدی منقطع کرنا پڑا۔ وقفہ سوال و جواب میں حاضرین کو سوڈا پیش کیا گیا۔

پبلک تقریر کے علاوہ مولانا صاحب نے انفرادی طور پر بھی ملاقاتیں غیر از جماعت دوستوں سے کیں۔ مسجد میں روزانہ صبح کی نماز کے بعد درس قرآن کریم دیتے رہے بعد نماز مغرب مسجد میں احباب سے تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ اپنے قیام کے دوران امیر صاحب نے مسجد ممباسہ میں دو دفعہ نماز جمعہ بھی پڑھائی۔

اسی طرح یہ دورہ مکمل ہوا۔ اور مولانا صاحب موصوف کے دوسرے علاقہ نیروبی میں تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے نئی زیر تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ جس کی رپورٹ احباب کی خدمت میں آئندہ پیش کی جائے گی۔

دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ دورہ بابرکت کرے۔ مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ احمدیت کو سمجھنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق دے۔

آمین

منقولات

دیوانہ بنا دینے والا جشن

طہران ۱۵ اکتوبر۔ ایسے دھوم دھامی جشن ہیں جن کی نظیر چشم فلک نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی نہ آئندہ کسی کو دیکھنے کی توقع ہے۔ شہنشاہ ایران نے ۲۲/۲ فیٹ لمبے اور ۳۲ فٹ چوڑے زرق و برق اور سورج کی طرح چمکدار مطلا شامیانہ میں بیٹھ کر ۶۸ ملکوں کے موجودہ فرمانرواؤں سے اپیل کی کہ اب دنیا میں کشت و خون عداوت دل آزاری ظلم اور اونچ نیچ ختم ہو جانا چاہیئے۔ اور محبت و آشتی۔ عدل و مساوات کا راج قائم ہو جانا چاہیئے اور مہمان فرمانرواؤں کی طرف سے شاہ حبش نے اس کا جواب بھی اسی شیریں اور محبت آمیز لہجہ میں دیا۔ یہ موقع کیخسرو اعظم کی ۲۵۰۰ ویں صدی کے جشن کا تھا۔

اور شاہ و شہنشاہ کی پیروی میں جنہوں نے جشن اس کیخسروی جاہ و حشم اور جمشیدی دھوم دھام سے ادا ہو گئے تو نہ شاہ ہی رہ جائیں گے اور نہ شہنشاہ اور نہ یہ میزبان نہ ایسے مہمان!

(صدق جدید لکھنؤ ۵ نومبر ۱۹۷۱ء)

سائنس کی بعض ایجادات

اور

حضرت ابن عربی

از مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

تھیوری سائنس کی وجہ سے آج بہت سی نئی ایجادات معرض وجود میں آگئی ہیں مثلاً سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ انسان کی آواز بولنے کے ساتھ ہی فنا نہیں ہو جاتی بلکہ وہ فضا میں محفوظ رہتی ہے اسی نظریہ کی وجہ سے انہوں نے ایسے آلات ایجاد کئے جو فضا میں موجود آوازوں کو گرفت میں لا سکیں۔ اور ان کی غیر فانی لہروں کو جو فضا کے شور وغل میں خاموش وغیر مسموع ہو جاتی ہیں برقی لہروں کے ذریعہ دور تک پہنچایا جا سکے

آج اس نظریہ کے طفیل ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ کی ایجاد ہوئی ہے اگر امر واقع یہ ہے کہ یہ نظریہ موجودہ سائنسدانوں کے نظریہ سے بھی سات آٹھ سو سال پیشتر قرآنی تعلیم کی روشنی میں اور خدا سے علم پا کر شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (۵۶۰ تا ۶۳۸ھ مطابق ۱۱۶۴ تا ۱۲۴۰ء) نہایت شرح و بسط سے کتاب فتوحات مکیہ تحریر فرما چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو:-

"واما الحروف اللفظية فانها تتشكل في الهواء وهذا انتتصل بالسمع على صورة ما نطق به المتكلم...... وهذه الحروف لا يزال الهواء يمسك عليها شكلها وان انقضى عملها ..... وهذه الحروف الهوائية اللفظية لا يبقى ركنها موت بعد وجودها بخلاف الحروف الرقمية وذلك لان شكل الحرف الرقمي والكلمة الرقمية تقبل التغيير والزوال لانه في محل يقبل ذلك والاشكال الهوائية في محل لا يقبل ذلك ولهذا كان لها البقاء فالحركة مهلكة من كلام العالم مدرك صاحب الكشف صورها قائمة"

یعنی "زبان سے ادا کئے ہوئے تمام حروف ہوا میں بصورت الفاظ متشکل رہتے ہیں اور متکلم نے جس صورت میں کلام کیا ہوتا ہے وہ قوت سامعت سے متصل ہوتے ہیں اور ان تمام حروف کی شکل کو ہوا اپنے قابو میں رکھتی ہے اگرچہ ان کا عمل واقع ہو چکا ہو اور زبان سے ادا شدہ اور ہوا میں متشکل اور محفوظ ان حروف پر ان کے وجود میں آ جانے کے بعد موت فنا واقع نہیں ہوتی بہ خلاف لکھے ہوئے حروف کے کیونکہ مرقوم حروف و کلمات محل تغیر و زوال میں واقع ہیں۔ مگر چونکہ لفظی اشکال پر تغیر و زوال ممکن نہیں اسلئے وہ باقی و قائم رہتے ہیں۔ غرضیکہ تمام فضاء رجو کل عالم کے کلمات سے بھری ہوئی ہے۔ جن کو صاحب کشف ان کی اصل صورت میں دیکھ سکتے ہیں۔

الفتوحات المکیہ جلد اول (باب ۲۶ فی معرفۃ اقطاب الرموز صفحہ ۱۹۱)

معزز ناظرین! غور فرماویں جس نظریہ پر آج سائنسدانوں کی بعض ایجادات کی بنیاد ہے اس نظریہ کو آج سے سات آٹھ سو سال پیشتر حضرت ابن عربی خدا سے علم پا کر جیسا کہ کتاب "فتوحات مکیہ" کے نام سے ظاہر ہے کسی وضاحت اور تفصیل سے تحریر فرما چکے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"قرآن میں وہ انواع و اقسام کی خوبیاں جمع ہیں کہ وہ انسانی طاقتوں سے بڑھ کر معجزہ کی حد تک پہنچ گیا اور ہمیشہ کے لئے بشارت دی کہ اس دین کی کامل طور پر پیروی کرنے والے ہمیشہ آسمانی نشان پاتے رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہم یقینی اور قطعی طور پر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبد القادر جیلانی اور ابو الحسن خرقانی ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی۔ اور ذو النون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاکپٹنی اور نظام الدین دہلوی، شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گزرے ہیں۔ اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق و کرامات تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ..... جس قدر اسلام میں اسلام کی تائید میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں ہے"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۶۰)

خدا کرے ایسا آلہ بھی نکل آئے جس کے ذریعہ انبیاء اور بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور خطبات حضور کی زبان فیض ترجمان سے جو فضا میں محفوظ و متشکل موجود ہیں۔ سنے جا سکیں اور تمام دنیا کو ان سے فیضیاب ہو کر اسلام کی شناخت کی توفیق نصیب ہو سکے۔ آمین ثم آمین۔

پادری جوزف صاحب کے منطقی سوالات کا مدلل جواب

(بقیہ صفحہ ۱۱ غابر ۷)

اقنوم بناتے تو یہود خاموش نہ رہتے۔ بلکہ کہتے کہ تو توریت ہماری مجرم ہے جو حقیقی خدا بنتا ہے۔ اس لئے صلیبی موت کا سزاوار ہے اور زندہ ہی کو اتار کر اس کی ہڈیاں اچھی طرح توڑ تے۔

(۱۲) جناب ثانی اگر مسیح خدا تھا تو اس کو صلیب پر سے اتر کر یہود کا مطالبہ پورا کرنا چاہیئے تھا لا کر اپنی خدائی کا قطعی ثبوت معجزہ دینا چاہیئے تھا۔ مگر انہوں نے موقعہ ہاتھ سے گنوا دیا۔ اگر اتر آتے تو خدا ثابت ہو جاتے۔ پھر کفارہ کے لئے اس کے بعد نو سے مارے ہوئے دوبارہ خود صلیب پر چڑھ کر اپنے آنے کا مقصد پورا کرتے۔ مگر وہ یہود کی منشاء کے مطابق صلیب پر مر کر توراۃ کی رو سے "لعنتی" اور جھوٹے ثابت ہو گئے۔ اور پولوس اور عالم عیسائیت نے یہود کی اقتدار میں ان کا لعنتی اور کاذب ہونا غیر شعوری طور پر تسلیم کر لیا۔

(گلیتون ۱۳:۳)

کیونکہ یہود نے ان کو اسی غرض سے صلیب دیا تھا۔ بقول عیسائی صاحبان یہود اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اس ستم ظریفی کی صنعت سے قرآن کریم نے آکر ان کو چھڑایا اور ان کی شلیبی موت کا انکار کر کے ان کو وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین قرار دیا۔

(نمبر) منوتی کے سوال وجواب کے لئے ملاحظہ ہو۔ انجیل یوحنا ۱۰: ۳۲ تا ۳۶۔

اور زبور ۸۲ : ۶

کیا ان کثیر خداؤں اور خدا کے فرزندوں کے ہوتے ہوئے کبھی کسی صورت میں تثلیث کا ڈھونگ قائم رہ سکتا ہے۔ یہ تو محض منطقی بناوٹ ہے جو بائیبل کے صریح خلاف ہے۔

آپ کا یہ خیال کہ کوئی مسلم آپ کے سوالات کا جواب نہیں دے سکتا خیال ہی خیال ہے۔ اب حقیقت آپ کے سامنے آ گئی ہے بہ کشادہ ترے دل سے غور کریں۔ جو بات ہے دانہ کہ ازاں۔

آپ کا مخلص

خاکسار محمد ابراہیم قادیانی

قادیان ۹/۱۱/۴۴ ہش

آگے بڑھو تا السابقون الاولون میں شمار ہو

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

بہت سے احباب نے گزشتہ سال میں نئے سال کا تحریک جدید کا چندہ ادا کر دیا تھا اعلان کئے جانے پر کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال نو تحریک جدید کا اعلان فرما دیا ہے احباب قادیان نے والہانہ طور پر اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا۔ انہوں نے قریباً چار ہزار روپے کے وعدے کئے ہیں۔ جس میں سے پونے دو ہزار روپے کے قریب نقد ادائیگی کر دی ہے۔ ابھی مزید وعدے آ رہے ہیں۔ احباب اس امر کو خوب سمجھتے ہیں کہ تنگی ترشی میں اللہ تعالیٰ کے لئے مزید تنگی اپنے اُوپر وارد کر لینا ثواب عظیم کے حصول کے لئے بہت ایمان افروز امر ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی اہمیت کے بارے میں فرمایا ہے:-

(۱)

"ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آ جائے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(۲)

"اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو۔"

(۳)

"یاد رکھو مومن جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے تو پھر خواہ کچھ ہو اُسے آخر تک نباہتا ہے .... استقلال ہی اصل چیز ہے۔ استقلال کے معنی یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے۔ مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا اس سے کیا یہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ آئندہ آنے والی بڑی قربانیوں کو پورا کر سکے گا۔"

امید ہے کہ خریدار جلد افراد تک پہنچ کر احباب سے وعدے لے کر مرکز میں بھجوائیں گے۔ اور احباب کوشش فرمائیں گے کہ وہ ساتھ ہی ادائیگی کر کے السابقون الاولون میں اپنے آپ کو شامل کریں گے۔ السابقون الاولون کی پہلی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے ارسال کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول قربانی کی توفیق عطا کرے آمین۔

درخواست دُعا

ہمارے مخلص بھائی محترم سیّد اختر احمد صاحب اور ینوری کافی عرصہ سے اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں۔ گزشتہ عرصہ میں کافی حد تک بیماری میں افاقہ ہوا۔ لیکن چند دنوں سے بیماری پھر عود کر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور ہمارے اس مخلص بھائی کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آجکل آپ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے سوانح حیات "مقامِ محمود" کے نام سے لکھ رہے ہیں۔ میں بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں محترم سید اختر احمد صاحب کے لئے خصوصی دعا کی درخواست اور تحریک کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں صحت مند لمبی اور بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد قادیان

وقف جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام

۳۱ فتح ۱۳۵۰ ہش بمطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء

تمام جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ وقف جدید کے موجودہ سال کا اختتام ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوگا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان شاء اللہ تعالیٰ نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمائیں گے۔ نومبر کے آخر تک سالِ رواں کے وعدہ کی ادائیگی ہو جانی لازمی ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے تاحال اپنے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی نہیں کی وہ جلد از جلد اپنے وعدوں کی رقوم مرکز میں ارسال فرما دیں۔

مہربانی فرما کر کوشش فرما دیں کہ یہ وعدے وقت کے اندر ادا ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ وعدہ کنندگان کو اس کی توفیق بخشے اور عہدیداران و سیکرٹریانِ وقفِ جدید کو پورا پورا تعاون احباب جماعت کی طرف سے حاصل ہو آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دُعاء

(۱) ــــ میرا اس دفعہ حج پر جانے کا ارادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ پاک میری اس آرزو کو پورا کر دے۔ نیز رمضان شریف کے مبارک ایام میں میرے حسب ذیل بچوں کے لئے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچے احمدی بننے کی توفیق دے

(۱)۔ ڈاکٹر نعیمہ سلطانہ سُہیل جدہ (بیٹی)

(۲)۔ فیروز احمد عرفانی کینیڈا (بیٹا)

(۳)۔ ڈاکٹر سعیدہ سلطانہ شوکت (بیٹی)

اور دونوں داماد مکرم ڈاکٹر سید سہیل احمد آف ادرین اور ڈاکٹر شوکت احمد خان سری نگر کشمیر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: داؤد احمد عرفانی از ورنگل۔

(۲) ــــ میرا چھوٹا بیٹا عزیز خورشید احمد بی کام فائینل کا امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: اہلیہ محمد سلیمان صاحب از ٹاٹا نگر۔

(۳) ــــ میری آنکھوں میں عموماً سخت درد رہتا ہے جس کی وجہ سے لکھائی پڑھائی میں دقت پیش آتی ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فاروق احمد فانی از بھدرواہ۔

(۳) ــــ مورخہ ۳۰ اکتوبر کو کٹک (اڑیسہ) کے علاقوں میں سمندری طوفان آیا جس کے سبب علاقہ میں سخت تباہی آئی۔ خدا کا شکر ہے کہ احباب جماعتِ احمدیہ کا جانی نقصان تو نہیں ہوا البتہ مضافات طوفان کی زد میں آئے ہیں۔ احباب علاقہ کے جملہ احمدی احباب کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ آفات و مصائب سے اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین۔

خاکسار: سید رشید احمد سونگھڑہ۔

شکرانہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم سید عبد الحمید صاحب ابن مکرم سید مولوی احمد اللہ صاحب فاضل آف صوفن نامن کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے مکرم عبد الحمید صاحب نے مبلغ دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور نومولود کو صحت دیکر خاندان اور احمدیت کے لئے باعثِ فخر بنائے آمین۔

خاکسار: غلام نبی مبلغ سلسلہ احمدیہ سری نگر

عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ جو عید کے موقعہ پر دیا جاتا ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی تمام رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

احمدی خواتین اور تحریکِ جدید

از محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والے قربانی کے مواقع پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور بڑھ چڑھ کر شرکت کی کوشش کرتے ہیں۔

میری بہنو! اسلام پر جیسا نازک وقت اس صدی میں آیا اور دجّال نے اسے مغلوب کرنے کی جو کوششیں کیں وہ آپ پر عیاں ہیں۔

آئیں! تحریکِ جدید کے سالِ نو میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کر کے ہم انصار اللہ بنیں، تا ہم اور ہماری نسلیں برکات کی وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے آمین۔

تفسیرِ صغیر کے شائقین کے لئے خوشخبری

دیدہ زیب ایڈیشن جلد قادیان سے شائع ہو رہا ہے

احباب جماعت کی خدمت میں یہ خوشکن اطلاع دی جا رہی ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے تفسیرِ صغیر جو اس وقت یہاں نایاب تھی طبع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ بڑی شدت سے اس کمی کو محسوس کیا جا رہا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُمید ہے کہ آخر جنوری ۱۹۷۲ء تک تفسیرِ صغیر چھپ کر تیار ہو سکے گی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ ابھی سے حسبِ ضرورت نسخے ریزرو کروائیں۔ ہدیہ فی نسخہ مبلغ اٹھارہ روپے ہوگا علاوہ محصولِ ڈاک جو بمع پیکنگ خرچ کم و بیش پانچ روپے ہوگا۔ البتہ جو دوست ۳۱ر جنوری ۱۹۷۲ء تک پوری رقم بطور پیشگی بھجوا دیں گے انہیں ایک روپیہ فی نسخہ رعایت دی جائے گی علاوہ محصول ڈاک جو بمع پیکنگ خرچ کم و بیش پانچ روپے ہوگا۔ تاجرانہ طریق پر ایک درجن یا زائد نسخے منگوانے پر ایک روپیہ فی تفسیر کمیشن دیا جائے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ قریب ہے

چندہ جلسہ سالانہ ایک لازمی چندہ ہے۔ جس کی شرح سال کی آمد کا $\frac{1}{120}$ یا اوسط ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ ہے جو سال میں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کیلئے قبل از وقت ادا کرنا ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ متعدد مرتبہ تاکید فرماتے رہے ہیں کہ اس چندے کی پوری ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہو جانی چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں سہولت ہو سکے ـــــ لہذا ایسے دوست اور ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک اس چندہ کی رقوم قابلِ ادا ہوں اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کے ذمہ بقایا جلسہ سالانہ کا جائزہ لیکر بقایا دار دوستوں سے وصولی کی طرف جلد توجہ فرمادیں۔ کیونکہ بعض جماعتوں کی طرف سے اس مد میں وصولی برائے نام ہے۔

نیز مقامی عہدیدارانِ مال کا فرض ہے کہ خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور احباب جماعت کو بھی مؤثر رنگ میں چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت سے واقف کرائیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو فرض شناسی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

مرکزی مساجد میں معتکفین

اعلان رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل احباب کرام و درویشانِ دارالامان مرکزی مساجد میں اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اسلام و احمدیت، ملک و قوم اور بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اپنے فضل سے شرفِ قبولیت بھی بخشے آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی مسجد مبارک میں معتکف ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب کا اعتکاف بھی تمام جماعت کے لئے موجبِ برکت و رحمت ہو آمین۔

معتکفینِ مسجد مبارک

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔
(۲) حضرت بھائی الٰہ دین صاحب ـــ امیر المعتکفین۔
(۳) مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت۔
(۴) 〃 چوہدری عبد القدیر صاحب۔ نائب امیر المعتکفین۔
(۵) 〃 عبد الکریم صاحب
(۶) مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب۔
(۷) 〃 مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔

معتکفینِ مسجد اقصیٰ

(۱) مکرم منظور احمد صاحب گھنوکے ـــ امیر معتکفین۔
(۲) 〃 مولوی جاوید اقبال صاحب۔ نائب امیر معتکفین۔
(۳) 〃 محمد شریف صاحب گجراتی۔
(۴) مکرم سی محمد فاروق صاحب۔
(۵) 〃 عبد الرشید صاحب ضیاء
(۶) 〃 مظفر احمد صاحب نقش۔
(۷) 〃 بشارت احمد صاحب محمود
(۸) 〃 نور الاسلام صاحب بشیر۔
(۹) 〃 بابا حاجی خدا بخش صاحب
(۱۰) 〃 مستری عبد الغفور صاحب
(۱۱) 〃 فضل الرحمن صاحب۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صدقۃ الفطر کی ادائیگی

صدقۃ الفطر کا ہر مسلمان پر ادا کرنا فرض ہے۔ جسکی ادائیگی نمازِ عید سے پہلے ہو جانی لازم ہے۔ یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوادیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے ـــــ اس کی مقدار ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر ہے جو کم و بیش ۲½ سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے مگر جس کو استطاعت نہ ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے احباب غلّہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

ہم سے ملیے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور کاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کیلئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالیٹی اعلیٰ ـــــــ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

فون نمبر { 23-1652 / 23-5222 }

تار کا پتہ { "Autocentre"